U41372. P-12-1-10

Title — MUSALMANON KI DUAEIN.

Creator - Khwaja Hasan Nizami.

Publisher - Karkon Halqa Mashaikh Book Dipo (Delhi).

Date — 1367.

Pages — 80.

Subjects —

سنہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب ہندوستان کے وقت
مالک الملک اللہ سے

مسلمانوں کی دعائیں

ماہ حج سنہ ۱۳۶۷ ہجری اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ عیسوی میں
بمقام حیدرآباد دکن شمس العلماء خواجہ حسن نظامی دہلوی نے
شائع کیں

اس کتاب میں زندگی کی ہر مراد کی اردو اور
عربی دعائیں جمع کی گئی ہیں حیدرآبادی مسلمانوں کو
موجودہ انقلابی پریشانی میں یہ دعائیں پڑھنی مفید ہونگی

دعا مسلمانوں کا خفیہ ہتھیار ہے

قیمت ایک روپیہ

سلیمہ خاتون کی یادگار

یہہ کتاب حیدرآباد دکن کی نیک دل نیک عمل سلیمہ خاتون صاحبہ
مالکہ حیدرآباد سگریٹ فیکٹری کے نام منسوب کرکے دعا کرتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ اس مقبول خدا خاتون کے اعمال حسنہ کے طفیل
حیدرآباد کے مسلمانوں کی پریشانی کو دور کرے اور ان سب کو
اور مجھ کو اپنی یاد اور اپنا بھروسہ عطا فرمائے کہ وہی
بھوک میں روٹی اور خوف میں امن دینے والا ہے۔

دعاگو

خواجہ حسن نظامی دہلوی

یکم مارچ ۱۳۶۷ھ بمقام حیدرآباد

یہ کتابیں

ہادی منزل باغ عام روڈ اور حبیب منزل

[illegible]

فلسفۂ دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعا مذہبی زندگی کی جان ہے۔ اہل مذہب کے نزدیک مذہب کی عملی صورت کا ظہور بہت کچھ دعا پر منحصر ہے۔ دعا سے مطلوب کا حاصل ہونا اور پیغمبران الٰہی کا خاص خاص مطالب کے لیئے دعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا آسمانی کتابوں سے ثابت ہے۔

اسلام میں دعا کا مرتبہ ضروری اور اہم عقائد میں شمار کیا جاتا ہے مسئلۂ ذات و صفات اور فطرۃ و قوانین فطرت کی طرح یہ مسئلہ بھی نہایت دقیق ہے۔ اور اس کی نسبت صدہا مختلف رائیں اور جداگانہ اقوال بزرگان اسلام کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں ارشاد ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یعنی جب تم سے میرا بندہ مجھ کو طلب کرے (تو کہہ دو) میں اس سے قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کا سوال جبکہ وہ مجھ سے مانگے" دوسری جگہ فرمایا اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً دعا کرو اپنے پروردگار سے پوشیدگی اور عاجزی کیساتھ۔ اور فرمایا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔

دعا چونکہ تمام رسولوں کا ورثہ ہے، جو امت مرحومہ کو عطا ہوا ہے۔ اور جس میں خدا تعالیٰ نے اعجاز رسالت کی شان باقی رکھی ہے۔ اس لیئے بعض لوگوں کو دعا کے معاملہ میں بڑا اختلاف ہے۔ ایک فرقہ دعا کی تاثیر کا بالکل منکر ہے۔ دوسرا اس کے اثر کو خیالی بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن شریف کی اس آیت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ تم جو کچھ دعا میں مانگو قبول کیا جائیگا کیونکہ اس میں دو

دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اول یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور خلوص سے کیجاتی ہیں۔ مگر سوال پورا نہیں ہوتا جس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا قبول نہ ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت کا وعدہ فرمایا ہے۔ دوسری یہ کہ جو امور ہونیوالے ہیں وہ مقدر ہیں۔ اور جو نہیں ہونیوالے ہیں وہ بھی مقدر ہیں۔ ان مقدرات کے برخلاف ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پس استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا کرنا قرار دیئے جائیں تو خدا کا یہ دعوی کہ ادعونی استجب لکم ان سوالوں پر جن کا ہونا مقدر نہیں ہے صادق نہیں آسکتا یعنی ان معنوں کی روسے یہ عام وعدہ استجابت دعا کا باطل ٹہیریگا۔ کیونکہ سوالوں کا وہی حصّہ پورا کیاجاتا ہے جسکا پورا کرنا مقدر ہے۔

لیکن استجابت دعا کا وعدہ عام ہے جسمیں کوئی بھی استثنا نہیں۔ پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کررہی ہیں۔ کہ جن چیزوں کا دیاجانا مقدر نہیں۔ وہ ہرگز نہیں دیجاتیں۔ لہذا استجابت دعا کے یہ معنی لینے چاہئیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ قلبی خشوع وخضوع سے کیجائے تو اس کے قبول کرنیکا خدا تعالی نے وعدہ فرمایا ہے گویا دعا عبادت منصور ہوکر عطائے ثواب کا مستحق بناتی ہوا در کسی خاص مسئول عنہ کے حصول سے اُسے اُسی حد تک تعلق ہو کہ مسئول داعی کے نصیب میں مقدر بھی ہو اس قاعدہ سے دعا کا اثر بے کار ہوجاتا ہے کیونکہ جو چیزیں دعا میں مانگی گئی تھیں وہ مل تو گئیں مگر اس کو تاثیر سے کوئی لگاؤ نہیں تقدیر کی خوبی سے یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔

دعا کا صرف یہ فائدہ ہے کہ دعا کرنے کے وقت خدا کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال دل میں جم جاتا ہے تو خیالات کی لہریں بھی جمع ہوکر ایک مرکز پہ ٹہیر جاتی ہیں۔ اور انسان کی پریشانی وگھبراہٹ جو کسی خاص فکر سے پیدا ہوئی ہو مغلوب ہوکر صبر واستقلال سے بدل جاتی ہے۔ اور استقلال کی کیفیت کا دل میں ہونا عبادت کے لیئے لازمی امر ہے۔ پس یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔

دوسرا فریق دعا کی قبولیت پر پورا اطمینان رکھتا ہے۔ اس کے نزدیک دعا کا نتیجہ ضرور حاصل ہوتا ہے اور وہ مذکورہ اعتراض کے جواب میں کہتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں۔ تاہم قدرت نے اس کے حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور موثر ہونے میں کسی عقل مند کو کلام نہیں۔ پہلے فرقہ نے دعا اور ترک دعا میں جس تقدیر کا ذکر کیا ہے۔ وہ تقدیر دوا میں بھی تو موجود ہے۔ مگر سب دیکھتے ہیں کہ دوا کے اثر کو ایسا یقینی ملا جاتا ہے کہ تقدیر کا خیال بھی نہیں آتا۔ اور دوا سے دوری مرض کا پختہ یقین ہوتا ہے۔ جسمانی معاملات میں تو تقدیر کا لحاظ نہ کیا جائے اور روحانی مسئلہ میں تقدیر کو شامل کر کے تاثیر دعا کا انکار کر دیا جائے۔ یہ کسی طرح قرین انصاف نہیں ہو سکتا۔

ادعونی استجب لکم میں بیشک دعا سے عبادت مراد ہے۔ چنانچہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الدعا ھو العبادۃ ثم قراء ادعونی استجب لکم یعنی فرمایا دعا عبادت ہے۔ اس کے بعد آیت اُدْعُونِی استجب لکم" تلاوت فرمائی جس سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں دعا سے مراد عبادت ہے۔ اس کے علاوہ یہاں دعا کی تعلیم امر کے صیغہ سے کی گئی ہے۔ گویا دعا کو فرض کیا گیا ہے۔ حالانکہ دعا انسان پر فرض نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ اس آیت میں دعا سے عبادت ہی مقصود ہے۔ لہذا جو فریق استجابت دعا کے یقینی ہونے کو اس آیت سے نکالکر مسئلہ تقدیر کے ذریعہ اشکال پیدا کرتا ہے۔ اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ آیت عبادت کے متعلق ہے۔

ہاں اس کے علاوہ اور کئی آیتیں ہیں جن سے قبولیت دعا ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ ایک آیت میں تو گویا صاف صاف انہی شکوک کا جواب دیا گیا ہے۔ جو سورۂ انعام میں ہے بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء۔ تم خاص اسی سے دعا

مانگتے ہو۔ تو وہ دیدیتا ہے۔ تمہارے مطلوب کو اگرچہ یہاں تقدیر کا صاف طور سے ذکر کر دیا گیا ہے مگر دنیا میں کوئی چیز تقدیر سے خالی نہیں۔ آگ جلا دیتی ہے۔ پانی ڈبو دیتا ہے۔ ان تاثیرات سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر اثر تقدیر کے وقت ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی دعا بھی آگ کی طرح یقینی اثردار چیز ہے۔ دواؤں کی مثل خدا نے اسمیں بھی تاثیر پیدا کی ہے۔ مگر جسطرح تقدیر کی گردش کے سبب باوجود دوا استعمال کرنیکے مریض کو فائدہ نہیں ہوتا۔ دعا کا نتیجہ بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

آج کل نئی روشنی کے مسلمانوں میں یورپ کی تقلید کے سبب دعا سے بے توجہی ہوتی جاتی ہے! اور وہ اس کو ایک فعل عبث خیال کرنے لگے ہیں اور یہی سبب ہے کہ ان کے دل کو مصیبت کے وقت تسلّی و تسکین کسی صورت سے میسر نہیں آتی۔ کیونکہ دعا کا مانگنا صرف اس یقین پر مبنی ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق اور فاعل مختار ہے بیقرار دل کی نکلی ہوئی دعا کا سننے والا۔ اور اس کی حاجت پوری کرنے والا ہے۔ اگر ایک لحظہ کے لیئے اس یقین میں تذبذب ہو تو کونسا دل ہوگا جو بیقراری کی حالت میں اسکی طرف رجوع کرے اور وہ کونسا خیال ہوگا۔ جو اس کے اضطرار کی آگ کو ٹھنڈا کرے۔ اس لیئے کہ صرف یہ خیال کہ دعائیں سننے اور حاجت پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اضطرار کی حالت میں بندہ کا خیال خدا کیطرف رجوع کراتا ہے اور محض اس اعتقاد سے کہ باوجود قدرت کے خدا کا دعا قبول نہ کرنا کسی مصلحت پر مبنی ہوگا۔ اور وہ مسئول عنہ سے بہتر کوئی چیز دیگا دعا کرنے والے کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ اگر دعا کا عمل موقوف ہوگیا۔ اور خدا سے دعاؤں کے سننے اور حاجتوں کے پورا کرنے کا خدائی حق لے لیا گیا۔ تو مذہبی زندگی بھی ختم ہوگئی۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ دعا ذریعہ حصول مقصد نہیں ہے اور یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ وہ اپنے بندوں کی مصیبتوں کے دور کرنیکی قدرت نہیں رکھتا اور نہ کسی گریہ وزاری و اضطراری و بیقراری کا اثر ہوتا ہے تو دعا بیکار اور توکل فضول ہے۔ پھر یقین

اور اعتقاد کو بھی اپنے قدم جمانے کے لیئے کوئی جگہ نہیں رہتی۔ اور بندہ کو بجز اس
کے کہ وہ غیر تغیر پذیر قوانین فطرت کو اپنا خدا مانے دوسرا کوئی چارہ نہیں رہتا
ایسی حالت میں انسان کو بے جان قانون سے واسطہ رہتا ہے۔ اور ایک زندہ خدا
سے اور یہ خیال اس محبت کے رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندوں کے بیچ میں ہے توڑ
دیتا ہے۔ اگر اس میں مدد کرنے کی طاقت نہیں ہے تو ہم کس لئے اس پر بھروسہ کریں پس
اس عقیدہ سے ہمارا یقین جاتا رہتا ہے۔ ہم کو خدا سے محبت باقی رہتی نہیں اور ہم ایسے
مذہب کے ماننے والے رہ جاتے ہیں جس میں نہ یقین ہے نہ محبت۔ لہذا اگر دعا کی اجابت
ناممکن ہے تو مذہب بھی ناممکن ہے۔

دُعا کی اور عقلی دلیلیں

یہ تو سب مانتے ہیں۔ کہ انسان کا وجود بجائے خود ایک چھوٹی سی دنیا ہے مخلوقات کے
ہر حصہ کا نمونہ پیکر انسان میں موجود ہے۔ اور یہ جو رات دن روشنی تاریکی سردی گرمی تری
خشکی کے جلوے بیرونی دنیا میں ابن آدم دیکھ رہا ہے۔ یہ سب اسکے اندر اگر وہ دیکھے
تو پائے جاتے ہیں جس طرح وہ اپنے جسم کے ظاہری انتظام کے لیئے ہاتھوں سے پکڑتا پیروں
سے چلتا۔ آنکھوں سے دیکھتا۔ کانوں سے سنتا۔ ناک سے سونگھتا۔ زبان سے چکھتا
اور بولتا ہے۔ اور جس طرح دماغ سے سوچکر روٹی کپڑے، گھر بار بال بچے عزت آبرو
کے لئے سازوسامان پیدا کرتا ہے اسیطرح اسکے جسم کے اندر ایک چیز ہے۔ جو اندرونی آنکھوں
سے دیکھتی ہے اندرونی کانوں سے سنتی ہے اندرونی پاؤں سے چلتی ہے اندرونی زبان سے
چکھتی ہے اور اندرونی دماغ سے قوائے باطن پر حکمرانی کرتی ہے۔ اہل طب کی اصطلاح
میں اسکو طبیعت کہتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ طبیعت مدبر بدن ہے یعنی ہمارے جسم کی بادشاہت
اور حکمرانی کی تدبیریں طبیعت کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ خود مختار ہے! اور نئی روشنی کی پارلیمنٹ جہاں

نہیں پائی جاتی شخصی حکومتوں کی طرح شاہ بدن طبیعت کو وزیروں اور مشیروں کی ضرورت ہے لیکن حکم احکام میں وہ کسی کی پابند اور مقید نہیں۔

ارباب شریعت اور طریقت کی اصطلاح میں اس طاقت کا کچھ اور نام رکھا گیا ہے حضرت امام فخرالدین رازی درالمکنون میں فرماتے ہیں۔

"ہر آدمی کے ساتھ ایک نفس فلکی پیدا کیا گیا ہے جو اسکی اندرونی اور بیرونی حالتوں کا نگراں ہے" دوسری جگہ فرمایا ہے "جو شخص علم و فلسفہ کا کمال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو نفس فلکی کا مسخر کرنا لازمی ہے" نفس فلکی کی تسخیر چند طریقوں اور اعمال کے ماتحت ہے۔ جب یہ مسخر ہو جاتا ہے تو روح فلکی نمودار ہوتی ہے۔ اس کا ذکر قرآن شریف میں جگہ جگہ آیا چنانچہ ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے نزل به الروح الامین علیٰ قلبك دوسری جگہ ارشاد ہے فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرًا سویًّا ان ہی فلکی ارواح کا نام شریعت کی زبان میں ملائکہ جبرائیل۔ عزرائیل۔ اسرافیل اور میکائیل وغیرہ ہے۔

یہ آسمانی روحیں بحکم ربانی جسم انسان کے اندر طبیعت نفس مطمئنہ۔ نفس فلکی۔ یا اور جو نام مقرر کر لیا جائے حکومت کرتی ہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملائکہ کا وجود خارجًا کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ میں اسوقت دعا کی روحانیات کی تاثیر پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن ذرائع سے عالم باطنی میں تاثیرات کی دنیا آباد کی ہے۔ ان کا بیان کرنا مقصود ہے۔

ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں۔ پانی ہمارے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ سورج کھیتی کی پرورش کرتا اور پھلوں کو پکاتا ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں ارشاد ہوا کہ ہمنے تمہارے لئے ہوا سورج، پانی، وغیرہ کو مسخر کر دیا ہے۔ مگر ان کی تسخیر پر بھروسہ کر کے کنوئیں سے پانی کھینچکر کھیت میں نہ دے یا چھت کے سایہ کے نیچے دیوار دنکی آڑ میں

یہ سمجھ کر کاشتکاری شروع کردے کہ پانی - ہوا - سورج - میرے مسخر ہیں - پانی خود بخود آجائیگا
سورج کی روشنی آپ سے آپ گھر کے اندر پہنچے گی اور ہوا دیواروں کے پردوں کے اندر خود ہی
آجائے گی تو یہ اس کی سخت نادانی ہو گی کیونکہ خدا نے ہر چیز کی تسخیر انسان کے کسب اور عمل
پر منحصر رکھی ہے - جب تک سورج کی روشنی کنوئیں کے پانی - اور آسمان کی ہوا کو اسباب
ظاہری سے حاصل نہ کیا جائیگا انکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا - اسیطرح طبیعت انسانی گو
مدبرہ اور پرورش کنندہ جسم ہے لیکن جب تک ظاہری ہاتھوں سے کما کر اور دانتوں
سے چبا کر غذا نہ کہائی جائیگی طبیعت اندرونی انتظام ہرگز نہ کر سکے گی -

ایسے ہی طبیعت کی اندرونی ترتیب کے لیئے ایک دوسری غذا درکار ہوتی ہے
جو اس کے باطنی دماغ - آنکھ - ناک - اور ہاتھ پاؤں میں طاقت دیتی ہے اور وہ غذا
ذکر الٰہی دعائیں اور اعمال و عبادت ہیں - چونکہ ہر مخلوق کی حیات ظاہری اور باطنی
کا انحصار اس کے خالق پر ہے اسواسطے جب انسان جو باعتبار وجودِ ظاہری تشکل مخلوق
ہے خدا کا ذکر کرتا ہے - اپنی امیدوں کا مرکز اسکو سمجھتا ہے - اور یہ یقین کرتا ہے کہ جو کچھ
کریگا خدا کریگا یا جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے - تو اس کی روح فلکی میں ایک خاص قوت و
استعداد پیدا ہو گی - یہانتک کہ رفتہ رفتہ خدا کی سب طاقتیں اس کے وجود منور
میں منعکس ہونے لگیں گی - اور پھر اس میں یہ قدرت ہو جائے گی کہ وہ دیکھے جس
کو خدا دیکھتا ہے - اور وہ کرے جو خدا کرتا ہے - حدیث قدسی میں اس کو یوں بیان
کیا گیا ہے یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا - کہ جب بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے اور عبادت و مجاہدہ سے مجھ تک پہنچتا ہے
تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں - وہ مجھ سے بولتا ہے وغیرہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عبادت اور اعمال حسنہ سے جب انسان میں یزدانی صفات پیدا ہو جاتی
ہیں تو لا محالہ وہ دعائیں اور اعمال جن میں خدا پرستی اور خدا شناسی کے

جلوے ہوں۔ ان میں یقیناً ان آثار کا پیدا ہونا لازمی ہے اور یہی آثار وہ تاثیریں ہیں جن کے وجود کو دعا تعویذ میں ہم تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔

جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سب نیک و بد خدا کے اختیار میں ہے۔ تو ہم کو یہ بھی ماننا چاہیئے کہ خدا کا ذکر کرنے اور اس سے دعا مانگنے میں ضرور اثر ہوگا۔

مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ الفاظ اپنا اثر فوراً دکھا دیتے ہیں۔ مثلاً کسی کی خوشامد کی جائے۔ تو باوجود غیظ و غضب کے وہ نرم ہو جاتا ہے اور کسی کو برا بھلا کہا جائے تو وہ طیش میں آگ بگولا بن جاتا ہے۔ یا مثلاً ایک بات اگر معمولی حیثیت اور معمولی قابلیت کا آدمی اپنے الفاظ میں کہے اور وہی بات ایک دوسرا لائق فائق شخص اپنے الفاظ میں ادا کرے تو آخرالذکر کا اثر پہلے سے زیادہ ہوگا گو مقصود دونوں کا ایک تھا لیکن الفاظ اور حیثیت کے فرق نے اثر میں فرق ڈالدیا۔ مثلاً ایک شعر کسی بری آواز والے کی زبان سے نکلے تو سننے والے پر اسکا اتنا اثر نہ ہوگا۔ جتنا ایک خوش گلو اور شعر سے واقف کار آدمی کے پڑھنے سے ہوگا۔ اسی پر اعمال اور دعاؤں کو قیاس کرنا چاہیئے کہ جن لوگوں نے اپنی طبیعت باطنی کو مجاہدات اور ریاضات سے مضبوط کر لیا ہے وہ اپنا باطنی اثر نہایت عمدگی سے کام میں لا سکتے ہیں اس کے برخلاف جنہوں نے کسب اور عمل سے روح میں کوئی کمال پیدا نہیں کیا۔ وہ کوئی نمایاں کام نہیں کر سکتے آج کل کے مادی زمانہ میں الفاظ کی جو طاقت ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا جتنا کوئی شخص اپنے خیال اور ارادے کو لفظوں میں ادا کرنے پر قادر ہوگا اتنا ہی اسکو فائدہ پہنچیگا۔ ان دنوں حکومتیں تلوار توپ سنگین کے بل پر نہیں چلتیں بلکہ لفظی سیاست پر ان کا دار و مدار ہے۔ جس حکومت میں حاکم و محکوم کے درمیان لفظوں کو عمدگی سے استعمال کرنے والے اور سیاسی نشیب و فراز کے موافق الفاظ ادا کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہی حکومت کامیاب اور

بامراد سمجھی جاتی ہے۔ عملیات میں بھی یہی ہے۔ کہ جس شخص کے پاس کوئی ایسا عمل ہو
جس کی بندش اور الفاظ عبد و معبود کے تعلقات کے قریب اور موافق ہوں انکا
اثر بہت ہوتا ہے۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعض اعمال اور دعائیں ایسی
ہیں جن کے الفاظ اور ان کی ترتیب مہمل اور بے معنی مگر تاثیر لاجواب ہوتی ہے اسکا
جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک بادشاہ کسی امیر وزیر کی زبان سے کوئی مدعا سننا چاہے
تو آداب و القاب کی عبارت میں سُنتا ہے اور اسکا مقصد پورا کرتا ہے۔ لیکن اگر
کوئی دیہاتی یا دہقانی اپنی بے ربط و بے سرو پا زبان میں اظہار مطلب کرتا ہے تو وہ بھی
محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی مختلف شانیں ہیں۔ اس کو جس طریق سے پکارا جائے
اور جس حیثیت کا شخص اس کو پکارے وہ اسکو جواب دیتا ہے۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ دعا
کی تاثیر کو ثابت کیا جائے۔ سو یہ بات بالکل نمایاں ہو گئی۔ کہ دعا خلوص و صداقت
سے کیجائے تو اس میں ضرور اثر ہوتا ہے۔

ان اردو دعاؤں میں یہ اوصاف موجود ہیں۔ انمیں انسان کی تمام ضروریات
ظاہری و باطنی کی دعا موجود ہے۔ آدمی کو اس دنیا میں ایک چیز کی ضرورت ہے جس کا
نام خوشی سرور۔ اطمینان شانتی نرِوان وغیرہ ہیں۔ گویا خوشی ایک مقصود ہے۔ جو
مختلف ذرائع سے حاصل کیجاتی ہے۔ دوستی دشمنی اسی خوشی کی خاطر ہے۔ عشق و محبت
کا سلسلہ سرور و اطمینان کی بنا پر ہے۔ خواہش اولاد طلب عزت سب کا نتیجہ خوشی ہے۔ ایک
آدمی دست غیب کا خواہش مند ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ خدا کے غیبی خزانے سے اتنا
اسکو ملے کہ وہ خوب اچھا کھائے۔ اچھا پہنے۔ اچھے مکان میں رہے۔ اچھی سواری میں
سوار ہو نوکر چاکر اس کی خدمت کیلیے حاضر رہیں، یہ خواہش اسکو کیوں ہوتی ہے اسلئے
کہ وہ جانتا ہے۔ کہ جب یہ سامان ہونگے تو لوگ اسکی عزت کرینگے۔ اور جب عزت
کیجائیگی تو اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کے دل میں ایک خوشی کی کیفیت پیدا ہوگی اور

آدمیوں میں باہمی دشمنی بھی ان ہی وجوہات سے قائم ہوتی ہے یعنی ایک شخص دوسرے کو اچھا کھاتا پہنتا اور خوش وخرّم دیکھنے سے حسد کرتا ہے۔ اور یہ حسد باعث دشمنی بن جاتا ہے۔ یا ایک شخص دوسرے کی عزت وآبرو دیکھ نہیں سکتا۔ گویا اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ یہ نعمت جس کا نتیجہ خوشی ہے۔ مجھ کو نصیب ہوتی۔ اس کو نہ ہوتی۔ یا یہ اولاد جو اس کے یہاں ہے۔ کاش میرے ہاں ہوتی۔

قصہ مختصر دنیا کے کارخانہ میں جو کچھ ہو رہا ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی خوشی اطمینان کے لیئے ہو رہا ہے۔ اور چونکہ کامل خوشی اور اطمینان بغیر اس کے حاصل نہیں ہو سکتا کہ انسان کی روح ذات الٰہی سے تقرب حاصل کرے اس واسطے ان دعاؤں میں انسان کی تمام ضرورتوں اور ان سب حاجتوں کو مدّ نظر رکھ کر جو اس کو پیش آتی ہیں مرتب کیا گیا ہے۔

حسن نظامی

اُردو دُعائیں

بچّہ کی ولادت کے وقت ماں باپ کی دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی! تیرا ہزار ہزار شکر لاکھ لاکھ احسان، کہ تو نے ہماری گود اپنی امانت سے بھری۔ اور یہ بچہ عنایت فرمایا۔

اس کا تو ہی رکھوالا ہے جس طرح تو نے نو مہینے پیٹ میں حفاظت و خبر گیری کی۔ اب بھی آسمان و زمین کی سب بلاؤں سے، دکھ بیماری سے، نظر بد سے اسکو بچا اور قدرت غیب سے اس کی پرورش کر۔

الٰہی ہمکو توفیق دے۔ کہ تیری اس امانت کی خدمت اچھی طرح بجا لائیں پالیں، پوسیں، لکھائیں، پڑھائیں، اور تیرا نیک بندہ بنائیں۔

یہ بچّہ با اقبال ہو، باغ مراد کا نونہال ہو۔ تجھ کو پہچانے۔ ہم کو جانے اپنے ملک و قوم اور خاندان کا نام روشن کرے۔

(اگر لڑکا ہو تو یہ کہیں)

خداوندا! اس کا بچپن بے غم ہو، اس کی جوانی با امن ہو، اس کا بڑھاپا سُکھ

چین کا ہو۔ اس کو عالم بنا۔ اس کو بہادر بنا، متقی بنا، فیاض بنا، اور دین اور دنیا کی دولت اس کے ہاتھوں سے تقسیم کرا۔

(اگر لڑکی ہے تو کہیں)

الٰہی! اس کی عفت و عصمت کا مددگار بن۔ میکہ سسرال میں رفیق و غمگسار بن دینداری دے، دنیاداری سکھا۔ ماں باپ شوہر۔ اولاد اور اپنی محبت میں سرشار رکھ آمین[1]

[1] یہ دُعا بچہ کی ولادت اور نہلانے دُھلانے کے بعد ماں باپ یا نانا نانی یا دادا دادی یا کوئی اور رشتہ دار بچہ کو گود میں لے کر قبلہ رو بیٹھکر پڑھیں۔ اور جس قدر لوگ وہاں جمع ہوں آمین آمین کہتے جائیں۔ دُعا کے وقت سب کو خاموش رہنا چاہیئے۔

بسم اللہ خوانی کیوقت کی دُعا

جس وقت لڑکے یا لڑکی کو پہلے پہل بسم اللہ پڑھائی جائے تو اُستاد یہ دُعا آواز سے پڑھے اور سب حاضرین زور سے آمین کہتے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس پروردگار کے نام سے شروع کرتے ہیں جس نے علم و قلم کو پیدا کیا۔ جو ہر آدمی کو لکھنے پڑھنے کی قوت دیتا ہے۔ اس پروردگار کے نام سے شروع کرتے ہیں جس نے آدم کو وہ اپنے بھید سکھائے۔ جن سے فرشتے بھی انجان رہے۔

اے وہ خدا جس نے حضرت ابراہیمؑ کو غیبی قدرت سے وحدت پرستی کا سبق پڑھایا۔ حضرت موسیٰؑ کو کافر فرعون کی گود میں اپنا دین سکھایا۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا میں اپنے عرفان کا جلوہ دکھایا۔ اور انکی معرفت قرآن کا نورانی نوشتہ بھجوایا۔ اس بچے پر بھی علم و فضل کے دروازے کھولدے

اس کے دل و دماغ کو اپنے فہم و دانش کی تجلّی عنایت فرما۔ ذہن میں اپنی قدرت کی تیزی و روشنی مرحمت کر۔ کتابوں کے حروف اور معانی اس بچّے کے مسخر ہو جائیں عقل اور ہوش تیری پہچان سے منور بن جائیں۔

صدقہ اس نبی امی کا۔ جسکو اقرار کہہ کر سب کچھ سکھا دیا طفیل نبی کے ولی علیؓ کا جنکو باب العلوم بنایا۔ واسطہ اپنے کلام الم نشرح لك صدرك کا اپنی شان علم کو ظاہر فرما اور اس بچہ کو علم دین و دنیا سے مالا مال کر دے۔ آمین۔

ماں کی دُعا

بچہ کو مدرسے بھیجتے وقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سدھارو بیٹا۔ پڑھنے کو سدھارو۔ تم مسلمان ہو خدا نے تم پر لکھنا پڑھنا فرض کیا ہے۔ بغیر پڑھنے کے کوئی آدمی خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ پڑھو گے تو جانوگے کہ خدا نے تم کو کس کام کے لیئے پیدا کیا ہے۔ تم پر اس کا کیا حق ہے۔ اسکے رسولؐ کا کیا حق ہے۔ ماں باپ کا کیا حق ہے۔ کنبہ قبیلہ کا کیا حق ہے۔

سُنو بیٹا! آدمی محنت کرنے سے بڑا بنتا ہے۔ مدرسہ میں جا کر خوب جی سے محنت کرنا۔ تاکہ باپ دادا کا نام روشن ہو۔

مدرسے تم اکیلے نہیں جاتے۔ خدا تمہارے ساتھ رہے گا۔ کیونکہ وہ ہر بندہ کی حفاظت کے لئے ہر وقت اسکے ساتھ رہتا ہے۔ دیکھو میں اس سے کہے دیتی ہوں۔ تم دھیان کر کے سُنو۔ اے دونوں جہان کے بادشاہ اللہ۔ یہ میرا بچہ تیرا علم سیکھنے مدرسے جاتا ہے۔ راستہ میں اس کی نگہبانی کیجیو اور پڑھنے پر اسکا جی لگائے رکھیو

کہ کچھ دن میں پڑھ گن کر یہ پکا مسلمان بن جائے ۔ سوائے تیرے کسی کے آگے سر نہ جھکا
سچ بولے ۔ نمازیں پڑھے ۔ روپے پیسے کمائے ۔ گھروالوں کو بانٹے ۔ غریبوں محتاجوں
کو دے ۔ اچھا کھائے اچھا پہنے ۔ حج کرے ۔ زکوٰۃ تقسیم کرے ۔
الٰہی تو دیکھتا ہے ۔ میرا لاڈلا کس طرح اچھلتا کودتا ہنستا سامنے چلا جاتا ہے اسکو
ہمیشہ ایسا ہی آزاد اور بے فکر رکھ ۔ اور جب اس کی عمر بڑی ہو تو اس سے اپنے دین
اور اپنے بندوں کی کوئی بڑی اور مفید خدمت لے ۔ آمین ۔

لڑکوں کی دُعا

مدرسہ میں

جب لڑکوں کو چھٹی ملے استاد سب کو جمع کر کے اور حلقہ بنا کر کھڑا کرے
ایک لڑکا دعا کا سوالیہ فقرہ پڑھے ۔ باقی جوابیہ جملہ کہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کون ہیں ہم ؟ — بندے خدا کے !
کس کی اُمّت ؟ — رسول محمدؐ !
کیا ہے دین ؟ — اسلامی دین !
کتنے خدا ہیں ؟ — بس ایک خدا !
کیا کام ہمارا ؟ — روزہ نماز !
گر بات کریں ؟ — بولیں سچ !
کس سے دعا ہو ؟ — اپنے خدا سے !
کیونکہ دعا ہو ؟ — جوڑ کر ہاتھ !
کیا مانگیں اس سے ؟ — دودھ ملیدہ !

اور بھی کچھ ؟	اچھا رہنا !
کچھ اور دعا ؟	رب کی خوشی !
اور اس کے سوا ؟	لکھنا پڑھنا !
اور اس کے بعد ؟	دولت عزّت !
دولت کیا ہے ؟	پاک کمائی !
عزّت کیا ہے ؟	نیکی بھلائی !
ماں باپ ہیں کون ؟	جنہوں نے پالا !
کیا حق ہے اُن کا ؟	ادب سے خدمت !
کچھ اور کہو ؟	دل جان فدا !
اور دین کا حق ؟	ایمان ہو وہ دل جان ہو وہ !
	جبتک جیئں گے اسکے رہیں گے !
کیا ہے ملک ؟	دیس ہمارا !
کیا حق ہے اس کا ؟	دلی محبّت۔ اسکی عزّت۔ اپنی عزّت
	اپنی عزّت۔ اسکی عزّت !

دُعا

خدا ہمارا خدا ہمارا !	سب سے اونچا خدا ہمارا !
دل کے اندر عرش کے اوپر !	مکتب میں اور گھر کے اندر !
ہمنے سُنا ہی تیرا ٹھکانا !	بھیجدے ہم کو اچھا کھانا ! آمین
اس مکتب میں آبادی ہو !	اور گھر میں سب کے شادی ہو ! آمین
کبھی بھی ہم بیمار نہ ہوں !	پڑھنے سے بیزار نہ ہوں ! آمین
کھیلیں کودیں پڑھیں لکھیں !	پڑھیں نماز یں صاف رہیں ! آمین

یاروں کے ہم یار رہیں اور دنیا کے سردار بنیں ! آمین
سارے جہاں کے مالک اللہ ہمکو منگا دے گیند اور بلّا ! آمین
گیند سے کھیلیں جی بہلائیں بلّے کو بھی خوب نچائیں ! آمین
جب کھیل چکیں تو وضو کریں تیرے آگے سجدے کریں ! آمین
ہر سجدے کو تو لکھتا جائے اور نور دلوں میں بھرتا جائے ! آمین

آمین

سب ملکر پکارو آمین آخری نعرہ حق اللہ

نکاح کے وقت کی دُعا

قاضی صاحب نکاح کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے اس دُعا کو باآواز بلند پڑھیں اور سب حاضرین آمین کہتے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے دنیا کو جوڑوں سے آباد کرنے والے! اے آدم کو حوا بخشنے والے!

اے وہ جس نے عورت مرد میں ازل کے دن انس و محبت کا رشتہ باندھا! اے وہ جس نے کائنات کی ہر مخلوق میں نر و مادہ پیدا کئے اور اپنے پاک و افضل نبی کے ذریعہ سے حکم بھیجا کہ انسان قانون نکاح سے پابند ہو کر اپنی نسل بڑھائے۔ اور ناجائز خواہشوں سے نفس کو بچائے۔

اے خدا آج ہم تیرے رسولؐ کے ارشاد کے موافق تیرے دو بندوں میں محبت کا رشتہ قائم کرنے کو جمع ہوئے ہیں تو اس رشتہ کو مضبوطی اور پائداری عنایت کر۔ اور ان دونوں کی زندگی کو خوشی اور راحت سے لبریز کر دے۔ اور شوہر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زوجہ کے حقوق پہچانے اور زوجہ کو ہدایت کر

کہ وہ اپنے شوہر کے احکام ملنے ان دونوں سے نیک ذریت پیدا فرما۔ جس سے تیرے رسول کی امّت سرخرو ہو۔ اور قیامت کے دن تیرے اور تیرے پیغمبر کے سامنے فخر کے چہرے لے کر آئے۔

اے دلوں پر قابو رکھنے والے۔ ان دونوں کے دل ہمیشہ نیکی پر قائم رکھ اور ایک دوسرے پر بھروسہ رکھنا سکھا! اے شادمانی کے خالق! ان دونوں کے دلوں کو ساری عمر مسرور اور شاد کام رکھ۔ اور اپنی رضامندی عطا کر۔

ہم ناچیز بندے تیرے حکم کے موافق نکاح کی گرہ لگاتے ہیں تو اس میں برکت دے اور ہمیشہ عیش و کامرانی سے اس گرہ کو برقرار رکھ! آمین۔

ماں کی دُعا

بیٹی کی وداع کے وقت

جب برات کی رخصت کا وقت ہو، جہیز اور دُلہن کی روانگی ہونے لگے تو دُلہن کی ماں سب عورتوں میں کھڑی ہو کر یہ دُعا پڑھے۔ اور تمام حاضرین آمین کہیں،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی لاڈلی گود کی پالی دوسروں کے حوالے کرتی ہوں۔ یہ میری آنکھوں کا تارا آنسوؤں کے ساتھ بہہ کر دوسرے آسمان پر چمکنے جاتی ہے۔ میں نے اس کو ہاتھوں چھاؤں پالا ہے! اے خدا تو ہی دیکھنے والا ہے۔

کوئی کیا جانے گا کہ یہ میرے ارمانوں کی بیٹی ہے۔ اب کون میری طرح اسکی نازبرداری کرے گا۔ کس کو خبر ہے کہ اس کا دل بہت نازک ہے۔ لوگو! میں اپنے

جگر کے ٹکڑے کو سینے سے لگا لگا کر دیتی ہوں۔

بیٹی تم سسرال جاتی ہو بڑے بڑے بادشاہوں اور پیغمبروں کی بیٹیاں بھی ہمیشہ ماں باپ کے پاس نہیں رہیں! خدا کا نام لو اور پردیس سدھارو اب ہم کو یاد نہ کرنا ہٹ اور ضد کی باتوں کا زمانہ ختم ہوا۔ گھر کے در و دیوار تم کو رخصت کرتے ہیں جن کے سامنے تم کھیلا کرتی تھیں اپنے بچپن کے کھلونوں کو خدا حافظ کہو اپنی ہم جولی سہیلیوں سے گلے مل لو۔ ان میں سے کوئی تمہارے ساتھ نہ جائیگا اب تمہاری عقل مندی کی آزمایش کا وقت آیا ہے سسرال میں باقی عمر کاٹنی ہے ایسی زندگی بسر کرنا کہ ماں باپ کا نام روشن ہو

مولی اپنے لال کو تیرے سپرد کرتی ہوں۔ تیری امان میں دیتی ہوں۔ تیرے بھروسہ پر کلیجہ تھامتی ہوں۔ اس گھر میں بھی تو اس کا محافظ و ناصر تھا اس گھر میں بھی تو ہی حامی و مددگار بن۔ یہ انجان ہے بھولی ہے تو اپنی دانائی سے اسکی رہبری کیجیو کہ سسرال والوں کی مرضی کے خلاف اس سے کوئی بات نہ ہو۔ ساس سسرے کو ماں باپ اور خاوند کو مجازی مالک سمجھے، گھر کی ہر چیز کی خیر خواہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تیری عبادت سے غافل نہ رہے۔ تیرے بندوں کی خدمت گذاری نصیب ہو ہر شخص کی اچھی دعائیں میسر ہوں

پہلے یہ ہر دلعزیز دلہن ہو تمیز دار بہو ہو۔ پھر سلیقہ والی بچوں کی محافظ ماں ہو۔ تجھ میں سب قدرت ہے ہر گھر کی خوشی تیرے فضل سے ہے۔

میکہ میں تو سسرال میں تو، بندوں کے ہر حال میں تو یہ بچی میری تیرے حوالے گود میں اپنی اسکو اٹھالے الہی ہر بلا سے اس کو بچا۔ اولاد۔ رزق اور خوشی سے مالا مال رکھ۔ آمین۔

اب میں خدا کا مبارک نام لیکر اور بسم اللہ کہہ کر اس امانت کو اصل حقداروں کے سپرد کرتی ہوں یعنی اپنے دل کی ٹھنڈک ان کے ساتھ کر دی ہے۔ اس سے زیادہ میرے پاس اور کچھ جہیز نہ تھا۔ اللہ بیلی۔ اللہ نگہبان۔

دُلہن کی دُعا
سسُرال میں جاکر

دُلہن کو یہ دعا کی کتاب دیدینی چاہیئے تاکہ جسوقت وہ شوہر کے گھر میں داخل ہو تو گوشہ میں بیٹھ کر چُپکے چُپکے پہلے اس کو پڑھ لے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی! میں تیری عاجز بندی میکہ سے اس نئے گھر میں تیری رحمت کے آسرے پر آئی ہوں۔ اس گھر کی ہر چیز میرے لیئے نئی ہے مگر تو جو اس گھر کا اور میرے میکہ کا مالک ہے نیا نہیں ہے۔ اسلیئے تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ میرا رفیق و مونس بن۔ اے جگ داتا! اے من میں۔ بن بن بسنے والے! میرے اس سہرے کی لاج تجھ کو ہے۔ جو باوجود میرے سر چڑھنے کے تیرے آگے زمین میں گرا ہوا ہے۔ اس بدھّی کی شرم تجھ کو ہے۔ جو اگرچہ میرے گلے کا ہار ہے مگر ہر پھول کی زبان پر تیری ہی گفتگو ہے۔ میرا یہ لال جوڑا۔ میری یہ لال مہندی تیری بنائی ہوئی شفق کا واسطہ دیتی ہیں کہ تو ان کی آبرو ہر روز نمودار رکھیو۔

مولیٰ! جس طرح تیری دنیا ہر موسم میں قدرت کا نیا زیور پہنتی ہے۔ مجھ کو بھی نیک عمل اور شکھ چین کا زیور ہر موسم میں عنایت کرتا رہیو۔

خدایا! تو میرا بھی مالک ہے اور میرے مجازی مالک شوہر کا بھی۔ اس لیئے میں تجھ سے گڑگڑا کر دعا مانگتی ہوں۔ کہ تو میرے خاوند کو میرا ہی بنائے رکھ، وہ میرے دکھ درد اور ہنسی خوشی کا شریک ہو۔ میں اسکی وفادار رہوں۔ وہ میرا دلدار رہو۔ میں اسکی خدمت گذار ہوں وہ میرا اطاعت شعار ہو،

الٰہی! ساس نندوں اور سسُرال کے سب آدمیوں کو مجھ پر مہربان رکھ، اور

میرے ان خوشی کے دنوں کو اصلی خوشی کے دن بنا دے
اگر تو میرا رہے تو سب میرے رہیں گے۔ اسلیئے میری دعا کو قبول کر اور میرا بنجا۔ آمین۔

دولھا کی دُعا

دُلہن کو دیکھکر

جس وقت دولھا دُلہن کے پاس خلوت میں جائے تو یہ کتاب ساتھ لے لے اور دولہن کو دیکھتے ہی قبلہ رو ہوکر پہلے اس دعا کو پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّیْ رَبِّیْ! تیری قدرت کی منشار کے مطابق میں عاجز بندہ آج کے دن وہ زندگی شروع کرتا ہوں جو بہت دشوار ہے جسکی ذمہ داریوں کا بڑا بار ہے تو ایک میرے اور میری شریک زندگی بیوی کے دلوں کو واحد و ایک بنادے۔

میں تیرے حکم کے مواقق جو مجھ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت پہنچا نسل قائم رکھنے اور اسلامی امت کو بڑھانے کے لیئے اس بوجھ کو سر پر رکھتا ہوں۔

مجھ کو توفیق دے کہ میں اپنا فرض اچھی طرح انجام دوں۔ میری آنکھوں کو اس منکوحہ کے سوا غیر صورت کی طرف نہ اٹھنے دے میرے کان میں اس کی آواز کے سوا دوسری آواز نہ بسنے دے۔ میرا دل ہر غیر کی محبت و خیال سے پاک رکھ۔

مولی مولی! اس زندگی کے شروع میں خیر و برکت دے۔ درمیان میں اطمینان بخش اور انجام بھی خوشتر اور بہتر بنا۔ یہ عورت اپنے اقرار اور تیری شہادت سے میری بنی ہے اور میں بھی اپنے اقرار اور تیری گواہی سے اسکا ہوتا ہوں اسکے بعد ہم دونو تیری حفاظت و حمایت

ونگرانی کے طلبگار ہیں -
اس کے دل میں میری محبّت وفاداری خیرخواہی پیدا کرے یہ میری محرم راز ہو خوشی وغم راحت وتکلیف کی سچی شریک ہو، میں اسکا دمساز ہوں - اور اسکی خوشی کو اپنی خوشی اور اسکی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھوں -
اے سورۂ اخلاص نازل کرنے والے! اے آیۂ محبّت بھیجنے والے اس دعا کو قبول کر آمین -

بیمار کے سامنے پڑھنے کی دعا

بیمار پرسی کرنے والوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ہمراہ لے جائیں اور مریض کے
پاس بیٹھ کر اس دعا کو آواز سے پڑھیں جو لوگ اس وقت موجود ہوں آمین کہتے جائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارا خدا زندہ ہے - ہم کو بھی زندہ رکھے گا - ہمارا خدا قایم وسلامت ہے ہمکو بھی سلامت رکھے گا - بیماری خود ہماری بداعمالی وبے احتیاطی سے آتی ہے - اور چند روز کے بعد جاتی رہتی ہے -
حمد ہے اس پروردگار شافی مطلق کی جس نے ہر جسم کے اندر ایک طاقت بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے مقرر کی ہے - جس کا نام طبیعت ہے - اس لئے ہم اپنے حکیم مطلق خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق طبیعت کو دشمن مرض پر فتحیاب کرے -
اے ہم کو یاد رکھنے والے خدا اے رات دن بیمار کے قریب رہنے والے مولیٰ! تو ہی ہمارا سہارا ہے، مرض کی بلا کو دور کر دے - اور دواؤں میں تاثیر دے معالج کی مدد کر - کہ وہ مرض کی اصلی تشخیص کر سکے -
مرض بھی تو نے پیدا کیا، اور دوا بھی تو نے بنائی تیرے ہی اختیار میں سب کچھ ہے -

اس لیئے ہم تجھ پر بھروسہ کرکے تیری شفا کو طلب کرتے ہیں۔ اس کو جلدی اور پورے طور سے ظاہر کر۔ اور ہمت دے کہ ان مشکل دنوں میں ہم بے صبر نہ ہو جائیں اور تیرے سوا غیر کا سہارا نہ ڈھونڈیں۔

صحت قریب ہے تندرستی سامنے ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ تو دعا کو اپنے وعدے کے موافق قبول کرتا ہے اور مانگنے والے کو محروم نہیں کرتا۔ اس لیئے ہم ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ سلامتی اور تندرستی عنایت کر۔ آمین۔

صبح بیدار ہو کر یہ دعا مانگنی چاہیے

صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بال بچوں کو ایک جگہ جمع کر کے یہ دعا پڑھنی چاہیئے سب گھر والے آمین کہتے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو رات آرام سے سلایا۔ اور زندہ سلامت بیدار کیا۔ اس کا احسان ہے جس نے دن کی یہ روشنی دنیا کے کام کاج کے لئے بھیجی۔

الٰہی یہ سارا دن خوشی اور نیکی کا دن ہو غیب کے خزانہ سے رزق عنایت فرما ہماری کمائی کو حلال کی روزی بنا آج کے دن اپنی مرضی کے خلاف ہم سے کوئی کام نہ ہونے دے۔ اب ہم تیرا رزق حاصل کرنے کیلئے تیرے حکم کے موافق محنت اور کوشش شروع کرتے ہیں۔ اس میں برکت دے، اپنے سوا کسی کا محتاج نہ بنا ذلت اور بے عزتی کی کمائی سے بچا۔ ہم گھر سے باہر جائیں تو ہمارے اہل وعیال کی حفاظت کر آسمان وزمین کی بلائیں دکھ بیماریاں اس گھر میں نہ آئیں۔ ہر ناگہانی حادثے سے ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو بچائے رکھ۔

خدایا! تو ہی رازق ہے، تو ہی ہے جس کے ہاتھوں سے سب کو روزی ملتی ہے،

اس لیئے ہم تجھ سے مانگتے ہیں۔ در بدر کی ٹھوکروں سے بچا۔ اور اپنے دروازے کے سوا کسی غیر کے آگے نہ جھکا۔ آمین ؎

صبح کے کھانے سے پہلے

جب سب گھر والے دسترخوان پر بیٹھیں اور کھانا سامنے آجائے تو ایک شخص پہلے اس دعا کو پڑھے اور سب آمین کہتے جائیں اور اسکے بعد کھانا شروع کر دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اس خدا کی جس نے ہم کو بھوک دی اور کھانا دیا۔ تندرستی عنایت کی۔ اور امن مرحمت فرمایا۔ خداوند تیرے رزق کا نوالہ منہ میں رکھنے سے پہلے ہم تیرے احسانوں کا شکرانہ بھیجتے ہیں۔ تونے مینہ برسایا۔ سورج چمکایا ہوا چلائی۔ جب زمین پھلی پھولی۔ اور ہم کو یہ اناج ملا۔

تو اگر ہمکو تندرستی اور طاقت نہ دیتا تو ہم تیری دنیا میں اپنی معاش ہرگز حاصل نہ کر سکتے اسواسطے ہم اپنی کمائی کا کھانا کھانے سے پہلے تیری حمد وثنا کرتے ہیں تو ہمکو اپنی رحمت سے ہمیشہ رزق کی فراغت عطا کر اور اس دسترخوان کو آباد دی آمین

دعا کھانے سے فارغ ہو کر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب کھانے سے فارغ ہو جائیں تو برتن اُٹھانے اور ہاتھ دھونے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

الحمدللہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے سیری عنایت کی پیٹ بھر کر روٹی دی! الٰہی یہ خالی برتن تیری برکت سے ہمیشہ بھرے رہیں۔ نور کے طبق برسا۔ اور ہمارے رزق میں ایسی فراخی دے کہ چار کو کھلا کر کھائیں۔ مہمانوں کو بھیج اور دوسروں کا رزق

ہمارے ہاتھ سے تقسیم کرا۔ خدایا یہ کھانا تندرستی بخشے اور ایسی طاقت دے کہ ہم تیری عبادت کر سکیں اور شام کی روزی کمائیں۔ آمین۔

دُعا رات کا کھانا کھانے سے پہلے

رات کو کھانے سے پہلے دسترخوان کے سامنے یہ دُعا پڑھنی چاہیے سب حاضرین آمین کہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اندھیرے میں روشنی اور کھانا دینے والے تیرا لاکھ لاکھ شکر تو نے دن کی محنت آسان کی اور آرام کرنے کی رات مرحمت فرمائی۔ اب ہم تیرے بخشے ہوئے رزق کو کھاتے ہیں۔ اس سے تاریک پیٹ میں روشنی پیدا کر یہ کھانا ساری رات کے لیئے تندرستی اور آسائش کا سامان ہو۔

الٰہی ہر رات خوشی اور فراغت کے ساتھ رزق دے۔ آمین۔

دُعا رات کا کھانا کھانے کے بعد

ہاتھ دھونے اور برتن اُٹھانے سے پہلے دسترخوان کے پاس یہ دُعا پڑھنی چاہیئے حاضرین آمین کہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدللہ علیٰ احسانہ دن بھر کی محنت کے بعد اس نے یہ آرام و راحت کا وقت عنایت کیا آنکھیں دیں جن سے ہم نے رات کے وقت کھانا دیکھ کر کھایا، ناک دی جس سے ہم نے کھانے کی خوشبو کا مزہ اٹھایا۔ زبان دی جس سے ذائقہ چکھا، ہاتھ دیئے جو منہ تک نوالے لے گئے۔

خدایا ہم تیری ان نعمتوں کا شکرانہ کس منہ سے ادا کریں۔ ہر چیز تیری احسان مند ہے بس ہمارا شکرانہ یہ ہے کہ تجھ سے کچھ اور مانگیں۔ لہٰذا دعا کرتے ہیں کہ رات کے

اس کھانے کو اچھی طرح ہضم کردے اچھی نیند بھیج! اچھے خواب دکھلا۔ اور ہر رات اس دستر خوان کو بھرا پرا رکھ اور غیبی برکتیں نازل فرماتا رہ۔ آمین ۔

پلنگ پر لیٹنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تھوڑی دیر کے لئے میں اس دنیا سے آنکھیں بند کرتا ہوں! الٰہی صحت و سلامتی سے دوبارہ آنکھ کھلے۔ یہ نیند موت کی بہن ہے۔ سونے کے بعد بندہ کا اختیار اسکے جسم پر نہیں رہتا۔ بادشاہ و گدا سب بے خبر ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے اے خدا میں اپنے تئیں تیرے سپرد کرتا ہوں تمام رات اپنے نیک فرشتوں کے ذریعہ میری حفاظت کر جس طرح کہ دن میں تو نے حفاظت فرمائی۔

خداوندا آج دن بھر میں نے جس قدر گناہ کئے۔ انکی سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اور جس قدر اچھے کام ہوئے وہ سب تیرے فضل سے تھے لہٰذا تیرا شکرانہ بھیجتا ہوں۔

آج کی رات بھر زمین آسمان کی آفت سے مجھ کو محفوظ رکھ اور صبح کو سلامتی جان و ایمان کیساتھ بیدار کر۔ آمین ۔

دعا تہجد کے وقت

اس دعا کو حفظ یاد کر لینا چاہیئے اور تہجد کے وقت اگر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ پلنگ پر لیٹے لیٹے ایک بار اسکو پڑھ لینا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رات کا سناٹا گھپ اندھیرا یہ سارے جہان کی بے خبری و خاموشی یہ چپ چاپ آسمان پہ جگمگاتے تارے، یہ اکیلی ہلکی ہلکی ہوا کس نے پیدا کی اور کیوں پیدا کی سب بھی آنکھیں کس نے دیں۔ کہ میں نے ان کو دیکھا اور کیوں دیں۔

یہ ساری شانیں خدا کی ہیں۔ اس نے ان کو ظاہر کر کے بندوں پر اپنی قدرت نمودار کی ہے۔ تاکہ وہ اس کی بے انتہا طاقت اور بے مثل حسن کی پرستش کریں۔ اور اس کی وحدت پر ایمان لائیں۔

اے فرش و عرش فلک و ملک جن و بشر کے خالق اس وقت ساری دنیا سکوت میں ہے۔ مگر میرے دل کو گویا کر تاکہ وہ اس مقبول وقت میں تجھ سے کچھ مانگے اور کہے۔ ربنا ربنا! اپنی تجلی دکھا پردہ ہٹا غیر کی محبت فنا کر۔ دنیا کو اپنی آنکھ سے دکھا دین میں اپنے ہاتھ سے لیجا۔ اطمینان اور قناعت مرحمت کر۔ آنکھ کو عشق کا آنسو دے سینہ میں حرارت دین و حمیت ملت کا شعلہ بھڑکا اور وہ دے جو تجھ کو پسند ہے اور اس سے بچا جس سے تو بیزار ہے۔ آمین۔

دعا صبح کی نماز کے بعد

(حفظ یاد کیجائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریکی کو شکست دینے والے اور نور کو فتحیاب کرنے والے خدا! نبیر افریضہ میں نے ادا کیا۔ میرے نفس کی بری خواہشوں کو بھی آج دن بھر شکست دینا رہ۔ اور اپنی رضا مندی کے کاموں میں لگائے رکھ اور توفیق دے کہ ہر روز جب تک یہ زندگی قائم ہے صبح کے اس سہانے وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتا رہوں۔ آمین۔

دعا ظہر کی نماز کے بعد (یاد کیجائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتنے بڑے سورج کو زوال ہو گیا۔ اسلیئے میں نے اسے بڑی طاقت والے

خدا! تیرے سامنے سجدہ کر کے حمد و ثنا کی۔ اس نماز کو قبول کر۔ اور میرے ایمان و اسلام کے سورج کو کبھی زوال میں نہ جانے دے۔ آمین۔

دُعا عصر کی نماز کے بعد (حفظ کرنی چاہیئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورج ڈھلتا چلا جاتا ہے۔ اس لیئے تیرا بندہ زمین پر سر جھکاتا ہے۔ اور تیری عظیم الشان قدرت کی تعظیم بجالاتا ہے۔

میری امیدوں اور زندگی کے ارمانوں کو اگر وہ تیری مرضی کے موافق ہوں۔ گرنے اور ڈھلنے سے بچا اور میرے قدموں کو اپنے راستہ میں مضبوطی و استقلال دے۔ آمین۔

دُعا مغرب کی نماز کے بعد (حفظ یاد کرنی چاہیئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارض و سما کی درخشانی مٹ گئی۔ آفتاب فنا ہو گیا۔ دن کی منزل تمام ہو گئی مجھ کو پھر تیرا دروازہ یاد آیا ہے۔ اس کے کواڑ کھول کہ میں نے تیری عبادت کے لیئے اس کو کھٹکھٹایا ہے۔ اندھیرے کی آمد سے ہر مخلوق گھبرا رہی ہے۔ میرے دل میں اپنی یاد کی شمع روشن کر دے۔ آمین۔

دُعا عشا کی نماز کے بعد

(حفظ کرنی چاہیئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اندھیرا چھا گیا۔ سونے کا وقت آ گیا۔ آنکھیں غفلت کی نیند میں جانے کو

تیار ہیں۔ اس لیئے اے خدا! میں تجھ کو سجدہ کرنے آیا ہوں۔ شب تاریک کی یہ عبادت منظور فرما اور دل کو غفلت کی نیند میں نہ جانے دے۔ آمین۔

دُعا اذان سُننے کے بعد

(حفظ یاد کیجائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بڑا ہے تیرا نام۔ نہیں ہے تجھ بن کوئی۔ میری گواہی کھلم کھلا۔ جھوٹے سب اور سچا اللہ۔ بھیجا تو نے نبی محمد۔ جس کا ڈھنڈورا اذان ہوئی گونجا نعرہ چلے نمازی لشکر دین کا بگل بجا۔ اس حق کی صدا کے صدقے میں دینی پھریرا ہم کو ملے۔ جس کے نیچے یہ نفس کٹے۔ آمین۔

دُعا نیا چاند دیکھنے کے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی اس نئے چاند کی دید ہمارے حق میں اپنی قدرت سے بہتر بنا۔ اس مہینے کی برائیوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھ اور اسکی خیر و خوبی نصیب کر۔ یہ نورانی ٹکڑا بھی تیری مخلوق ہے اور ہم بھی تیرے بندے ہیں۔ اس کو نور دیا ہم کو سرور دے۔ آمین

دُعا بادل کی گرج اور بجلی کی چمک میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی! تیری پناہ۔ اس بارش اور کڑک اور چمک سے امن چین کے ساتھ سیرابی کر مکانوں اور جانوں کی خیر ہو کھیتیوں میں لہر بہر ہو۔ ان سب کو اپنے بندوں کی بھلائی میں مصروف رکھ اور ان کی برائی سے ہر جاندار کو بچا۔ آمین۔

دُعا ریل میں سوار ہونیکے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے آگ پانی ہوا کو مسخر کرنے والے اس سواری کو ہمارا مسخر کردے منزل مقصود پر ساتھ خیر کے پہنچا جان و مال کو محفوظ رکھ ناگہانی حادثہ سے امان دے الٰہی ہم تیرا نام لیکر اس مرکب پر سوار ہوتے ہیں ۔ جس کی باگ دوسروں کے ہاتھ میں ہے ۔ اس لیئے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ آمین

دُعا جہاز میں سوار ہونیکے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانی پر ادھر تیرنے والی سواری پر تیرا نام لیکر سوار ہوتے ہیں ۔ اپنی مدد اور حفاظت کے سایہ میں یہ سفر تمام کر ۔ ناگہانی حادثوں طوفان اور چکروں سے بچا خدا! ہماری زندگی کے جہاز کا تو ہی ناخدا ہے ۔ اس بیڑے کو سلامتی کے ساتھ پار لگا ۔ اور خوشی و خرمی سے کنارے پر پہنچا ۔ آمین ۔

دُعا موٹر و سائیکل پر بیٹھنے کے بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد بازی کام ابلیس کا ہے ۔ یہ سواری بھی ابلیسی ہے ۔ مگر تیرا سہارا لیکر ہم اس خناس کے سر پر سوار ہوئے ہیں ۔ پروردگا تو یار و مددگار بن ۔ اور ہماری جان و مال کو نئی روشنی کے اس شیطان کے پہلو میں سچائے رکھ ۔ آمین

دُعا ہوائی جہاز میں بیٹھکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن شریف میں تو نے پانی ہوا کی تسخیر کا وعدہ کیا تھا۔ آج ہم اس کا ظہور دیکھتے ہیں۔ اور ہوا کے بازوؤں پر سوار ہو کر اُڑتے ہیں مگر سب سے پہلے تیری حمد و ثنا میں زبان کھولتے ہیں کہ تو نے اس عظیم الشان طاقت کو ہمارا تابعدار بنا دیا۔

الٰہی اپنے وعدہ کے موافق ہوا کو پورے طور پر ہمارا مسخر کردے بصدقہ اپنے مقبول پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کا۔ ہماری جان کو ہر خطرہ اور حادثہ سے بچا اور پوری سلامتی کے ساتھ منزل مقصود کی زمین پر اُتار۔ آمین۔

دُعا حاکم کے سامنے جاتے وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم (حفظ یاد کیجائے)

اے احکم الحاکمین پروردگار! تیرے عادل وجود پر بھروسہ کر کے اس مجازی حاکم کے سامنے جاتا ہوں۔ اس کا دل مجھ پر مہربان ہو جائے اسکی زبان و قلم و دماغ و خیال کو میری طرف متوجہ کر دے آمین بطفیل اپنی صفات تسخیر کے۔ ثم آمین۔

دُعا امتحان دینے کے وقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم (حفظ کیجائے)

اے مشکل کشا باری تعالیٰ۔ میں تیری بندہ نواز ذات پر بھروسہ کر کے اس امتحان میں شریک ہوتا ہوں مجھ کو اپنی لیاقت اور محنت پر اطمینان نہیں ہے۔ مگر تیری مدد و دستگیری کا یقین ہے مولی! میرے سینہ کو غیبی القا سے کھولدے۔ میری سمجھ اور ذہانت کو اپنی رحمت و برکت سے تیز کر دے۔ آمین ہر سوال کا پورا جواب تلقین۔

کردے آمین۔ امتحان لینے والوں اور نتیجہ دینے والوں کے دلوں۔ دماغوں کو میرا مسخر کردے۔ آمین۔

دُعا شبِ فراق کی تنہائی میں

(اکتالیس ۴۱ بار پڑھے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر چیز ہے مگر وہ نہیں۔ جسکی دید شنید کا طالب ہوں اے حاضر و ناظر خدا مجھ بے قرار کی تسلی کا ٹھکانا پیدا کردے اے لیلیٰ کے رخسار میں عکس بنکر چمکنے والے اے مجنوں کی آہ و فریاد کے شیدا۔ میں ہائے رب کہتا ہوں جس صدائے مضطر پر تو شیفتہ ہے وہی اپنے جلے بھنے سینے سے نکالتا ہوں اپنے وجود کی خاک پر عشق کی انگلی سے تیرا نام لکھتا ہوں۔ میری مشق تحریر کو نواز اور پیام تسکین بھجوا۔ یہ تنہائی کی رات مجھ کو ستاتی ہے۔ یہ آراستہ اکیلا مکان دل میں چٹکیاں لیتا ہے۔ یہ پھولوں کے گلدستے جنگلی کانٹوں کی طرح پائے تخیل میں چبھتے ہیں۔ ان ستاروں کو دیکھ فلک پر بیٹھے میری ہنسی اُڑاتے ہیں۔ ہوا کے جھونکوں کو روک مجھ مہجور کے گھر میں درانہ چلے آتے ہیں۔ یہ آگ تونے بھڑکائی ہے۔ اس لئے تیری تجھی سے دُہائی ہے۔ آنکھیں نہیں مانتیں۔ پلکوں کو آنسوؤں میں ڈبوتی ہیں رخساروں پر سیلاب بہاتی ہیں۔ ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ کلیجہ میں کوئی چیز رہ رہ کر نشتر مارتی ہے۔ نیند تونے ہر آدمی کو دی ہے مگر مجھ سے وہ بھی دور رہتی ہے۔ بھوک ہر جاندار کو ملی ہے۔ لیکن مجھ کم نصیب کو اس سے بھی محرومی ہے۔ خوشی دنیا سے ناپید نہیں ہوئی تونے اس کے لازوال خزانے پیدا کئے ہیں۔ میرا حصہ کہاں گم ہو گیا۔

اس مایوسی میں تجھ کو نہ پکاروں تو کسے بلاؤں۔ کوئی چارہ ساز نہیں۔ کسی میں طاقت نہیں جو میرے موذی دشمن فراق کو حملہ کرنے سے روکے۔ مگر مولیٰ تجھ میں سب کچھ قدرت ہے۔ سورج نکلنے سے پہلے میری امیدوں کا آفتاب طلوع کردے صبح صادق کی جلوہ افروزی کے قبل میرا ماہ رو میرا پیارا مجھ کو دلوادے اور یا اس آگ کو دل سے بجھادے۔ اس طوفان کو تھمادے۔ یہ قیامت کی رات محشر کے دن ناپید کردے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ تجھ کو محرم راز بناتا ہوں۔ اب تاب نہیں رہی یا اس کو ملا یا تو مل جا۔ آمین۔

دعا شب وصال کی فرحت میں

(تین بار پڑھنی چاہیئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرادیں دینے والے میں تجھ پر قربان۔ کل شب ہجر میں میری فریاد سُنی خود ملا اس کو ملایا جس کی حسرت دید میں جان ہلکان و بے جان تھی۔

نثار تیری رنگا رنگ قدرتوں پر کیا غیبی ہاتھ بلند کر کے میری ڈوبتی ناؤ کو طوفان سے بچایا ہے تیرے توکل سے میں نے یہ دن پایا ہے۔ غیروں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ایمان گنواتا۔ اور پھر ہاتھ ملتا رہ جاتا مطلوب پاس نہ آتا کیونکہ دل تیرے قبضہ میں ہے طبیعت تیرے اختیار میں ہے۔ تو نے آزردہ اور آشفتہ مزاج کو مجھ پر مہربان فرمایا۔ میں کیونکر آج کی رات تیری حمد ادا کروں۔ نہ زبان قابو میں ہے۔ نہ ہاتھ پاؤں۔ نہ دل و دماغ۔ ہر چیز ایک کیف اور وجد میں ہے۔

میرے خالق میرے مالک! میرے رحمٰن میرے رحیم۔ میرے داتا۔ میرے محرم راز اور کیا کہوں میرے سب کچھ تو میرا میں تیرا میں تیرے ہر حکم کے سامنے

سر جھکاؤں گا تیری ہر مرضی کے اشارے پر قدم اٹھاؤں گا۔ نہ میں نے آج تک تیرے قانون شریعت کے خلاف کوئی کام کیا نہ آیندہ کرونگا تونے میری اس جائز اور فطری محبت کو کامیاب کیا۔ اس لئے میں آیندہ بھی تیرے پیارے رسولؐ کے ارشاد کو سر آنکھوں پر رکھ کر زندگی بسر کرونگا۔

خدایا! آج کی رات کو بہشتی رات بنا دے۔ اغیار شیاطین کو آس پاس سے ہٹا دے اور زندگانی کی سب راتوں کو اس شب کے سلسلہ سے ملا دے جب سورج چھپے مجھ کو آج کی سی خوشی دیکر جائے جب چاند نکلے ان مسرتوں کو ہمراہ لیکر آئے۔ غروب ہونے لگے تو روشن ستاروں سے کہہ جائے کہ وہ مجھ پر لطف و سرور کا مینہ برساتے رہیں۔

مولی جب تیرے بنائے ہوئے مجاز میں یہ لطف ہے۔ تو تیرے حقیقی دیدار میں کیا کیفیت ہوگی۔ میں آج کی رات کو بھلائے دیتا ہوں اور تیرے حقیقی دیدار کے عشق میں قدم بڑھاتا ہوں۔ اس منزل کو بھی آسان کر۔ آمین۔

دُعا قرض داری میں

صبح اور عشا کی نماز کے بعد اکتالیس بار روزانہ پڑھنی چاہیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رزاق۔ روزی دے۔ یا وہاب بخشش کر غیبی خزانے مجھ پر کھول۔ بوجھ قرض کا لے مول۔ بازو میرے ہلکے ہوں آنکھیں میری اونچی ہوں۔ اپنی عطا کو واسع کر۔ جود و سخا کو باسط کر۔ دشمن مجھ پر ہنستے ہیں۔ زہر کے پھن سے ڈستے ہیں۔ کسی ہو میری مدد ہو تیری۔ دور ہو جلدی رات اندھیری۔ تیرا سہارا۔ تیری آس۔ کھینچ لے میرے دل کی پھانس۔ کس سے کہوں یہ حال زبون۔ اور ذلت و نکبت کب تک سہوں۔ تیرے گھر میں۔ اچھی ہی۔ ایک نظر میں سب کچھ ہے۔ دیر نہ کر اب

دسینے میں سانس رکا رہے سینہ میں ۔ آمین ۔

دُعا فاقہ کی بھوک میں

(صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا! میں تیرا بندہ اپنی خطاؤں کے سبب تیری عطاؤں سے محروم ہوں اپنی رزاقی کے وعدے کو دیکھ میری تقصیروں سے درگذر فرما۔ اور اس بھوک پیاس کی آفت کو دور کر تیرے سوا کون ہے۔ جو میری محتاجی پر رحم کرے۔ تیرا فضل ہو تو یہ مشکل حل ہو۔

الٰہی مجھ میں اتنی طاقت نہیں جو اتنے بڑے امتحان میں ثابت قدم رہوں دست غیب سے میری مدد کر اور فارغ البالی مرحمت فرما آمین یا ربنا آمین یا فتاح آمین یا رؤف آمین

دُعا خوف وہراس میں

(شدت مایوسی میں گیارہ مرتبہ نیز صبح وشام تین تین بار پڑھی جائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے کس کمزور کے رکھوالے مایوس ولاچار کے سہارا دینے والے بچالے بچالے خوف واندیشہ میں گھرے ہوئے بندہ کی دستگیری فرما ڈوبتی ناؤ کو پار لگا۔ اب عزت تیرے ہاتھ ہے اپنی نصرت کو بھیج اور رحیان کو اس تباہی سے خلاصی دے دنیا کے ظاہری وسیلے جھوٹے ہیں عقلی اسباب ادھورے ہیں۔ مگر تیری مدد کا آسرا بھرپور ہے۔ آ اور دلِ رنجور کو سنبھال! اس آفت کو اوپر ہی اوپر ٹال۔

دانا۔ مولی۔ مالک اب صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹتا ہے۔ اطمینان کا رشتہ ٹوٹتا ہے۔ مدد فتح مدد فتح مدد فتح آمین۔

دُعا دریائی طوفان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانی تو ہم کو کیا ڈراتا ہے۔ خدا کا بندہ تجھ کو کب خاطر میں لاتا ہے۔ تیری موجیں تیری شوخیاں۔ تیرا جوش و خروش سب فانی ہیں۔ کتنا ہی زور کر پھر آخر پانی ہی پانی ہے۔

میرا توکل رب پر ہے۔ جسکی رحمت سب پر ہے۔ ہوش میں آ۔ ہل چل چھوڑ اور دیکھ کہ بندوں کے محافظ خدا کی مدد آرہی ہے۔

الٰہی! اس امتحان سخت کے ہم ناتوان بندے لائق نہیں ہیں۔ اس آزمایش میں نہ ڈال۔ اور طوفان بلا کو جلدی ٹال۔ آمین۔

دُعا آگ لگنے کے وقت

(جہاں آگ لگ رہی ہو۔ اسکے سامنے کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دینا چاہیے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آگ کے شعلے ٹھنڈا ہو — رب کے حکم سے اندھا ہو
غیبی خنکی آتی ہے — دم میں تجھکو بجھاتی ہے
یا نار کونی بردا سُن — حق حق کہہ اور گرمی چُن
فیض خلیلی آتا ہے — گلشن تجھکو بناتا ہے
رحمت! رحمت! اے مولیٰ! — شفقت! شفقت! اے مولیٰ!

قہر کی آتش ٹھنڈی کر		دور یہ آفت جلدی کر۔ آمین

دُعائے توبہ۔ مریض کے سامنے

(سکرات موت میں مبتلا مریض کے سامنے بغیر اسکے مخاطب کیئے پڑھنی چاہیئے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذات معبود جاودانی ہے		باقی جو کچھ کہ ہے وہ فانی ہے

صبحدم طائران خوش الحان		پڑھتے ہیں کل من علیہا فان

ہم خدا کے پاس سے آئے تھے اور اسی کے پاس آخر جانا ہے۔ دنیا کی زندگی مومن کا جیلخانہ ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس دنیا کو چھوڑ کر خدا کے دربار میں جائیں۔ یہ جینا ایک خواب ہے۔ موت جنت کا باب ہے۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے عقلمند وہ ہے جو سانس کو غنیمت سمجھ کر جلدی اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ توبہ کے بعد انسان بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور اپنے خدا کی رضامندی پاتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے پروردگار سے اپنی گذشتہ خطاؤں کی معافی چاہتے ہیں۔

الٰہی نفس و شیطان کے بہکانے سے دانستہ یا نادانستہ جس قدر گناہ ہم سے ہوئے ہیں ہم ان پر نادم و شرمندہ ہیں۔ اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو اپنی شان رحیمی اور خطاپوشی سے معاف کر دے۔

بادشاہا جرم ما را در گذار		ما گنہگاریم تو آمرزگار

خدایا تیرا وعدہ ہے کہ توبہ و استغفار سے تو گناہ معاف کر دیتا ہے ہم سچے دل سے توبہ کرتے ہیں اور تیرے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ ہم کو اپنی رحمت سے بخش دے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً و رسولہ حق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ واحدٌ اللہ واحدٌ اللہ واحدٌ ۔

دُعا قبرستان میں جاکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ۔ آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے
کل جہاں پر شگوفہ و گل تھے ۔ آج دیکھا تو خار بالکل تھے
جس چمن میں تھا بلبلوں کا ہجوم ۔ آج اس جا ہے آشیانۂ بوم

خانہ داری میکند در قصر قیصر عنکبوت
بوم نوبت می زند بر گنبد افراسیاب

الٰہی! اس قبرستان کو دیکھ کر ہمارا گھمنڈ و تکبّر فنا ہوگیا ۔ جب یہ لوگ نہ رہے جنہوں نے زندہ رہنے کے بڑے بڑے سامان کئے تھے ۔ تو ہمیں کیا بھروسہ ہوسکتا ہے ۔ تو نے سچ فرمایا ہے ۔ کہ ہر چیز کو فنا ہے ۔ تیری ذات کو فقط بقا ہے خدایا ہم کو توفیق دے کہ اس خاموش گورستان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور آخرت کا سامان شروع کردیں ۔ اس منزل کو آسان کر جس پر اس بستی کے رہنے والے پہنچ گئے ۔ ان چپ چاپ سونے والوں نے جن میں خبر نہیں کیسے کیسے بہادر ۔ شہ زور ۔ کیسے کیسے جوان رعنا کن کن ارمانوں والے ہونگے ۔ مگر آج یہ ناپید ہوگئے ۔

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا ۔ آدمی بلبلا ہے پانی کا

الٰہی! ہم کو اپنے گھر کی زندگی عطا کر جسکو کبھی فنا نہیں ۔ آمین

اُردو دعائیں ختم ہوئیں ۔!

عربی دُعائیں

آدھی رات کی لکھی ہوئی اُردو دُعائیں ختم ہوگئیں ۔احباب چاہتے تھے کہ ان دُعاؤں کے بعد وہ بھی دعائیں اس جگہ درج کر دی جائیں ۔ جو میں نے سفر مصر و شام و بیت المقدس و حجاز میں مختلف مواقع پر مانگی تھیں یا ہندوستان میں کسی خاص موقعہ پر لکھی تھیں ۔

لیکن چونکہ یہ سب دعائیں میرے بالتصویر سفرنامہ اور مجموعہ مضامین حسن نظامی وانتخاب توحید میں شائع ہو چکی ہیں ۔اس واسطے ان کا اس موقع پر لکھنا فضول معلوم ہوا ۔

اب وہ دُعائیں لکھی جاتی ہیں جو حضور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم حیات ظاہری میں اپنی اُمّت کو عربی زبان میں سکھائی تھیں ۔اور جو احادیث کی معتبر کتابوں میں جگہ جگہ درج ہیں ۔

چونکہ اس کتاب میں گنجایش کم ہے ۔اسواسطے کتابوں اور راویوں کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔حتی الوسع وہی منتخب کی گئی ہیں ۔ جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے مانگیں ۔ یا دوسروں کو تعلیم فرمائیں تھیں ۔

دُعا بچّہ کی ولادت کے وقت

جب بچّہ پیدا ہو تو یہ دعا پڑھ کر اس پر دم کرنی چاہیئے۔ اگر روزانہ یہ دُعا دم کی جائے یا لکھ کر بطور تعویذ گلے میں ڈالی جائے تب بھی مفید ہو دُعا یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ۔

ترجمہ اس بچہ کو اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے حصار میں پناہ دیتا ہوں۔ تاکہ یہ ہر شیطان کی شرارت اور کل خطرات کی اذیت اور ہر نظر بد سے محفوظ رہے۔

صبح کی دُعا

(صبح بیدار ہو کر یہ دُعا پڑھنی چاہیئے)

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ ہماری صبح اور سارے جہان کی صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو کبریائی و عظمت پیدائش و حکم احکام رات دن اور جو ان دونوں کے درمیان جلوہ افروز ہے سب خدا تعالیٰ کی بلا شرکت غیر ملکیت ہے الہی اس دن کی ابتدا نیکی ہو۔ وسط فائدہ مندی ہو۔ آخر نجات ہو۔ میں تجھ سے دین و دنیا کی بھلائی مانگتا ہوں۔ دے۔ اے سب سے بڑی رحمت والے۔

شام کی دُعا

(سورج غروب ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھنی چاہیئے)

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ترجمہ ہماری اور کل دنیا کی تمام
خدا کے فضل سے نمودار ہوئی۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ پناہ مانگتا ہوں
اس خدا سے جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا یہ کہ میں دنیا کی تمام
بیماریوں سے محفوظ رہوں۔

اذان کے بعد کی دُعا

(جب اذان ہو چکے تو یہ دُعا پڑھنی چاہئیے)

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ
والدرجۃ الرفیعہ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ انک
لا تخلف المیعاد ترجمہ اے اس پوری اور کامل پکار اور نماز قائم کے پروردگار! محمد کو وسیلہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت عنایت فرما اور بلند کر درجہ میرا اور اس ذات پاک کو وہ
مقام محمود عطا کر جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اور نصیب کر شفاعت اسکی دن قیامت
کے کیونکہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

دُعا صبح کی نماز کے بعد

(صبح کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہئیے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّقَبَّلًا۔ ترجمہ الٰہی میں تجھ سے
پاک کمائی اور نفع بخش علم اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔

دُعا مغرب اور صبح کی نماز کے بعد

(نماز صبح و مغرب کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہئیے)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ۔ ترجمہ الٰہی مجھ کو آتش دوزخ سے رہائی دے

سونے کے وقت کی دُعا

(جب پلنگ پر لیٹے تو تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے)

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ ترجمہ الٰہی تیرا نام لیکر لیٹتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر اٹھوں گا۔ اگر تو نے میری جان قبض کر لی تو اس کی مغفرت فرمائیو اور اگر اس کو زندگی بخشی تو اس کی حفاظت کیجیئو۔ جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

دُعا کھانا شروع کرنے سے پہلے

(کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیئے)

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

ترجمہ شروع کرتا ہوں خدا کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ

دُعا کھانا کھانے کے بعد

(جب کھانے سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھو)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو کھانا پانی دیا اور ہم کو مسلمان بنایا۔

دُعا دوسرے کے دسترخوان پر

جب کسی دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔ ترجمہ الٰہی رزق دے اس کو جس نے مجھکو کھانا کھلایا اور سیراب کر اسکو جس نے مجھے پانی پلایا۔

دُعا نیا کپڑا پہننے کے وقت

جب نیا لباس پہنے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ ۔ ترجمہ الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے یہ لباس مرحمت فرمایا میں تجھ سے اس لباس کی بہتری چاہتا ہوں ۔ اور جس کام کے لئے یہ بنایا گیا۔ اس کی خیر و برکت مانگتا ہوں ۔ اور پناہ چاہتا ہوں ۔ اس لباس کی برائی سے اور اس سے جس کے لیئے یہ بنایا گیا ۔

دعائے استخارہ

یعنی جب کسی خاص کام کا ارادہ کرے اور یہ معلوم کرنا چاہے کہ یہ کام کرنا چاہیئے یا نہیں تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دو رکعت نماز نفل پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھ کر سو جائے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاَقْدِرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۔

ترجمہ الٰہی استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے اور طلبگاری کرتا ہوں تیرے فضل عظیم کی کیونکہ تجھ کو ہر قسم کی قدرت ہے اور مجھ کو نہیں ہے۔ اور تجھ کو ہر چیز کا علم ہے کیونکہ علام الغیوب ہے اور میں کچھ بھی نہیں جانتا۔

الٰہی اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین دنیا اور انجام کار اور مقصد کے جلدی یا بدیر پورا ہونے میں بہتر ہے تو مجھ کو اس پر قدرت دیدے اور اسکو مجھ پر آسان کر دے اور اس میں میرے لئے برکت کا سامان فرما دے۔

اور اگر تو جانے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار اور مقصد کے جلدی یا بدیر پورا ہونے میں برا ہے تو اس کو مجھ سے باز رکھ اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے لیئے کہیں نہ کہیں سے بہتری کا سامان پیدا کر اور مجھ کو اس کے سبب خوشی و خرمی عنایت فرما۔

مسافرت کی دُعا

(جب سفر کے لیئے روانہ ہو تو انگلی اٹھا کر یہ دعا پڑھے)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔ ترجمہ الٰہی! تو میرا سفر میں ساتھی ہو اور گھر کا نگران اور میرا جانشین ہو! الٰہی ہم کو امن میں رکھ اپنی حفاظت سے اور اپنی ذمہ واری سے واپس وطن میں پہنچا۔ الٰہی! زمین کو ہمارے لئے لپیٹ دے اور سفر کو آسان کر دے۔ الٰہی میں سفر کی بلاؤں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور سفر کے انجام سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔

کسی نئے شہر میں داخل ہونے کی دُعا

(جب کسی نئے شہر میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے)

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا ۔ ترجمہ الٰہی میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں ۔ اور پناہ چاہتا ہوں اسکی اور اس کے اندر کی برائی سے ۔

رات کے سفر کی دُعا

(جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ دعا پڑھے)

يَا اَرْضُ رَبِّىْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدٍ وَّمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۔ ترجمہ اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ واحد ہے میں اس سے تیری برائیوں اور تیرے اندر مخلوق کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں ۔ اور ان چیزوں کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں ۔ جو تجھ پر چلتی ہیں ۔ میں پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور کالی بلا سے اور سانپ بچھو سے اور شہر والوں کی برائیوں سے ۔

دعا بیت الخلا جانے کے وقت

(جس وقت بیت الخلا میں جائے یہ دُعا پڑھے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ ترجمہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تمام ناپاکیوں اور ناپاک چیزوں سے ۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ پڑھے

غُفْرَانَكَ یعنی تیری بخشش و عنایت

نیز یہ دعا بھی آئی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ - ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھکو اذیت دینے والی چیز سے آزاد کیا اور راحت عنایت فرمائی -

وضو کی دعا

جب وضو شروع کرے تو پہلے بسم اللہ کہے پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ - ترجمہ الٰہی میرے گناہ معاف کر اور میرے گھر میں فراخی دے اور میرے رزق میں برکت مرحمت فرما -

تہجد کی دعا

(تہجد کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ اَنْتَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ حمد ہے تیری اے خدا تو ہی آسمان و زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے قائم رکھنے والا ہے۔ حمد ہے تیری تو ہی آسمان و زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے بادشاہ ہے۔ حمد ہے تیری اور تو ہی آسمان و زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے نور ہے۔

حمد ہے تیری تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری ملاقات سچی ہے۔ تیری بات سچی ہے۔ جنت برحق ہے۔ دوزخ برحق۔ سب نبی برحق ہیں۔ محمد برحق ہیں قیامت برحق ہے الٰہی میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا۔ اور تیرے لئے ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا۔ اور تیری طرف رجوع کی تیری ہی خاطر تیرے مخالفوں سے جھگڑتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی فیصلہ چاہتا ہوں تو ہمارا پروردگار ہے۔ اور تو ہی ہمارا آخری ٹھکانا ہے۔

میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے خواہ وہ مخفی اور پوشیدہ ہوں خواہ کھلے اور ظاہر۔ خواہ وہ ہوں جنکا علم تجھ کو مجھ سے زیادہ ہے۔ تو ہی اول ہے اور تو ہی آخر ہے تو ہی ہے اے اللہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔

دعائے سیّد الاستغفار

جب نماز کے آخری قاعدہ میں بیٹھے تو التحیات اور درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اس دعا کا نام سید الاستغفار ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ترجمہ الٰہی تو میرا پروردگار ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھکو پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جہاں تک میری بساط ہے۔ اپنے وعدہ

اور عہد پر قائم ہوں اپنے کرتوت کی تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ کو دی ہیں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھ کو معاف کردے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

دعا سلام پھیرنے کے بعد

جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرے تو یہ دعا تین بار پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ترجمہ سوائے ایک ذات خدا کے اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دعائے شہید اعظم

یہ دعا ممکن ہو تو ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لیا کرے ورنہ صبح اور عشا کی نماز کے بعد تو ایک دفعہ ضرور پڑھ لینی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اسْمَعْ اسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

ترجمہ اے ہمارے اور ہر چیز کے پروردگار میں شاہد و گواہ ہوں کہ تو ہی اکیلا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے ہمارے اور ہر چیز کے مالک میں شہادت

دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں اے میرے اور ہر چیز کے مولیٰ میں شاہد و شہید ہوں اس بات پر کہ تیرے سب بندے آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔ اے ہمارے اور ہر چیز کے داتا مجھ کو اپنا مخلص بنالے ۔ اور میرے گھر والوں کو بھی دین و دنیا کی ہر ساعت میں اے جاہ و جلال والے اس دعا کو سن اور قبول فرما سب بڑوں کا بڑا اللہ ہے ۔ اللہ ہی مجھ کو کافی ہے جو بہت اچھا کارساز ہے ۔ اللہ سب بڑوں کا بڑا ہے ۔

افطار کی دُعا

روزہ کھولنے کے بعد یہ دعا پڑھے ۔ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ ۔ ترجمہ جاتی رہی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا ثواب اگر خدا نے چاہا ۔ الٰہی میں تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جو ہر چیز سے بڑی ہے کہ میرے گناہوں کو معاف کر دے ۔

دولھا کی دُعا

جب دلہن گھر میں آوے تو دولہا اس کی پیشانی کے چند بال پکڑ کے یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ ۔ ترجمہ الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے اس عورت کی نیکی اور وہ نیکی جس پر اس کی فطرت و جبلت بنی ہے ۔ اور پناہ چاہتا ہوں اس عورت کی برائی سے اور اس برائی سے جس پر اس کی فطرت و جبلت بنی ہے ۔

دعا احرام حج

حج کا احرام باندھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ ترجمہ الٰہی حاضر ہوں حاضر ہوں اے وہ جس کا کوئی شریک نہیں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک بھی سب تیرے واسطے ہے اس میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

حج کی دعا

عرفات میں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے جتنے پیغمبر تھے وہ سب جبل عرفات میں حج کے دن یہی دعا پڑھتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاُمُوْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ ترجمہ سوائے خدائے واحد کے کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں سب تعریف اور سارا ملک اسی کا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

الٰہی! میرے دل میں نور دے میرے کان میں نور دے میری آنکھ میں نور دے۔ الٰہی میرے سینے کو کھولدے اور میرے کاموں میں آسانی مرحمت کر میں پناہ مانگتا ہوں سینے کے وسوسوں سے اور کاموں کی پراگندگی سے اور قبر کے

فتنہ سے ۔ الٰہی! پناہ مانگتا ہوں ۔ ہر اس برائی سے جو رات میں گھس جاتی ہے ۔ اور ہر اس برائی سے جو دن میں گھس جاتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کو زمانہ کی بری ہوائیں لگ جاتی ہیں ۔

سکرات موت کی دُعا

جب کسی شخص پر سکرات موت کی حالت طاری ہو تو اس کے پاس بیٹھنے والے یہ دعا پڑھیں ۔ تاکہ مریض کو اسکے ورد کی رغبت ہو ۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ۔ ترجمہ الٰہی! میری مدد کر موت کی سختیوں اور الجھنوں میں ۔

دوسری دُعا

اسی موقعہ کی دوسری دعا یہ ہے ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۔ ترجمہ الٰہی! مجھ کو بخشدے اور مجھ پر رحم کر اور مجھکو رفیق اعلیٰ سے ملادے ۔

موت اور ہر مصیبت کے وقت کی دُعا

جب کوئی مرجائے یا اور کوئی غمناک حادثہ پیش آئے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے دل کو صبر آجائیگا ۔ اور خدا تعالیٰ اس مصیبت کا اچھا بدلہ عنایت فرمائیگا ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ۔ ترجمہ ہم سب خدا کے لیئے ہیں اور آخر کار اسی کے پاس جانے والے ہیں ۔ الٰہی! میری مصیبت میں مجھ کو اجر دے اور اس کے عوض اس سے بہتر چیز عنایت فرما ۔

دفن کے وقت کی دُعا

جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ دعا پڑھیں ۔ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ اسی زمین سے تم کو پیدا کیا۔ اور اسی کے اندر دو بارہ تم کو لے جائیں گے اور اسی سے پھر تمہیں نمودار کیا جائے گا۔ رکھتے ہیں۔ اس میت کو خدا کے نام کے ساتھ۔ رسول خدا صلعم کی ملت و رسم کے موافق

تمت بالخیر

رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے "اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقِ" یعنی سفر کرنے سے پہلے راستہ کا رفیق تلاش کرلو۔ اس زمانہ میں سب سے اچھا رفیق کتاب ہے۔

مسلمان! حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب عم فیضہٗ کی مفید اور دلچسپ کتابیں محض اسی لئے عموماً ہمراہ رکھتے ہیں۔

ان کی مفصل فہرست اس پتہ سے ملیگی

کارکن حلقۃ المشائخ بکڈپو دہلی

اُردو دُعاؤں کا

نیا ضمیمہ

اُردو دعاؤں کی طبع ثانی میں ان دعاؤں کا ضمیمہ بڑھایا گیا ہے - جو میں نے مختلف موقعوں پر لکھیں اور مشہور رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوئیں یہ دعائیں میری چند دیگر کتابوں میں بھی متفرق طور پر درج ہیں مگر ایک جگہ مرتب ہوجانیکی لوگونکو خواہش تھی اسواسطے یہاں لکھی جاتی ہیں "

دعائے حزب البحر کا اُردو مفہوم

بلندی والے عظمت والے، حلم اور دانش والے تو میرا رب اور کیسا اچھا، تجھپر بھروسہ کیسا اچھا، جسکو چاہے نصرت دے، تو ہے غالب - تجھ سے رحمت، میری شن - اپنی حفاظت مجھ کو دے - حرکت ہو، تو فضل میں تیرے چپکا رہوں، آغوش میں تیرے، بولوں کچھ تو تیرا سہارا - چاہوں کچھ تو اس میں سہارا، شک کی اُلجھن وہم کی دھڑکن، اُلٹے سیدھے ظن کی آفت سب ہیں دل کے پردے کالے غیب کے در پہ ڈالیں تالے - ان سے بچالے ان سے بچالے -

دیکھ تو تیرے مومن کیسے، آن پڑے منجدھار کے اندر، زیر و زبر ہے حالت انکی، کشتی اُن کی ڈوبی ڈوبی، جھوٹے منافق اور وہ بیری جن کو عداوت تجھ سے کٹھری بولی ٹھٹولی تجھ پر ماریں - نبی پیارے کی ہنسی اڑائیں - اور کہیں سب جھوٹ تھا وہ جس کا وعدہ رب نے کیا، پکے کردے قدم ہمارے، اور بھیجدے ہمپر نصرت اپنی، کردے مسخر موجونکو، جن سے روانی بحر میں ہے - جیسے مسخر دیا کو

موسیٰ نبی کے آگے کیا ، آگ کے شعلے اڑتے ہوئے ابراہیم نبی کے آگے بجھے جیسے لوہے
پتھر کو ، داؤد نبی نے موم کیا ۔ جیسی تیز ہواؤں کو ، شیطانوں اور جنوں کو سلیمانؑ
نبی کا زیر کیا ۔ کردے مسخر ہم پر بھی ، عرشی فرشی دریا سب ، ملک کو بھی ملکوت
کو بھی ، دنیا کے موجود کو بھی اور عقبیٰ کے موعود کو بھی ، کردے مسخر ہر شے کو اے
میرے یکتا مالک کل کاف پکاروں ھا پکاروں یا کہوں یا عین میں دیکھوں کس پہ
تیرا صاد ہے ہم کو مدد دے اچھے ناصر ۔ ہم کو فتح دے اچھے فاتح ۔ بخشدے ہم کو
بخشش والے رحمت کر اے رحمت والے ۔ رزق عطا کر اچھے رازق ۔ رستہ بتادے
ہدایت کا پنجہ ہٹادے ظالم کا ۔ بگڑی ہماری بنادے اپنے گھر کی ایسی ہوا دے
رحمت تیری جوش میں آئے ، غیبی خزانے خوب لٹائے ۔ اور ہم کو اٹھائیے اپنے کرم سے
زندہ رہیں ہم پورے بھرم سے ۔ دین میں اپنے پکے رہیں اور دنیا میں بھی سچے رہیں
اُخری کا بھی دھیان رہے ۔ سالم یہ ارمان رہے ، تجھ میں قدرت سب کچھ ہے ۔ تو
اگر چاہے تو سب کچھ ہے مولیٰ مولیٰ اور بھی سن ۔ ہم ہیں نرگن تو باگن ، کاموں میں
آسانی ہو ایسی جیسے پانی ہو ، دلوں کی راحت ساتھ رہے اور جسموں پر بھی ہاتھ رہیں
سلامت دنیا بھی ۔ گھر میں رفاقت باہر بھی ۔ پردیس میں تو دمساز بنے ، اور دیس میں تیغ
ہمراز بنے جتنے ہمارے دشمن ہیں قہری طمانچے ان کے لگیں جس سے انکے چہرے میں ایسا
غضب ہو ایسا نازل ، ہلنے نہ پائیں اپنی جگہ سے ، کرنے نہ پائیں وار وہ ہم پر ۔ ایسی
قدرت ہمکو عطا کر ۔ اندھا کر دیں اعدا کو ۔ جب نور نہ ہوگا آنکھوں میں اور دوڑیں گے
وہ چلنے کو تو کیسے چلیں گے سیدھا رستہ ۔ جب تیری نصرت ساتھ رہے ۔ تو دشمن کی کیا
ساکھ رہے ۔ ایسا دبائیں اسکو ہم ۔ اور قید کریں ایک کونے میں ۔ آگے بڑھے نہ
پیچھے ہٹے ڈگدا میں بس مر کے مٹے ۔ صدقہ اس یاسین کا رب ۔ دیا جسے قرآن
حکیم ۔ کہا جسے تو مرسل ہے اور راہ حق کا واصل ہے عزت رحمت جسکو دی ، اور نازل آپ

وحی ہوئی جسنے ڈرایا قہر سے تیرے۔ غافل سرکش قوموں کو۔ وہ قومیں جو بہول میں
تہیں جن کے بڑوں کو خوف نہ تہا غفلت میں جب دیکہا ان کو۔ حق کا کلمہ ان سے
کہا۔ جب پورا اس نے قول کیا اور دل نے سب کے مان لیا۔ پہر اس پر ضدی منکر
ہوئے اب تو ہی بتا کیا چارہ رہا۔ بس ڈال دے ان کی گردن میں۔ بہاری بہاری
طوق بڑے۔ ٹہوڑی تک جو پہیلے رہیں اور گردن کو جو قید رکہیں آگے انکے پہرہ ہو۔
اور پیچہے ان کے پہرہ ہو۔ پہروں میں وہ ایسے گہریں۔ دیکہہ سکیں نہ دنیا کو نہ نکلو نہ پہٹکار
پڑے اور رسوائی کی مار پڑے۔ تیرے در سے اے زندہ تیرے گہر سے اٹے
قائم اور ذلت انکی پوری کر جیسا انہوں نے ظلم کیا طٰسٓمٓ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ قدرت
مخفی مولا نے دو دریاؤں کو جاری کیا اور دونوں ملکر بہتے ہیں۔ پہر برزخ حق نے
دونوں کو ملنے سے باہم روک دیا حٰمٓ کام میں گرمی آئی ہے نصرت رب کی پائی ہے
پاک خدا ہے اپنا ٹہکانا۔ جس کے نوشتے نازل ہوئے جس نے خطا کو معاف کیا۔
سزا میں پکا۔ رحم میں اعلیٰ یعنی خدائے واحد یکتا۔ اس گہر کو دیکہا کیسا بنا۔ بسم اللہ کا
دروازہ ہے۔ تبارک کی دیواریں ہیں یسٓ کی برکت بہت ہیں ہے کٓہٰیٰعٓصٓ اسکو
کفایت ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ کی جب حمایت ہے نام خدا بس کافی ہے۔ جب عرش کا دامن
تہام لیا اور حق کی نظریں ہم پر پڑیں۔ پہر کس کی قدرت آگے بڑہے اور عدو میں خدا
کی ہم سے لڑے۔ قرآن میں ایسا لکہا ہے محفوظ نوشتہ کہنا ہے۔ اچہی حفاظت مولیٰ
کی۔ جس کی ولایت ازلی ہے جس نے سنبہالا نبیوں کو۔ بس اسپہ بہروسا اپنا
ہے نام میں جس کے اثر ہے ایسا۔ پڑہوا سے تو ٹلے ضرر۔ ساری قوت اس
کے بل پر۔ وہ رب ہمارا عزت والا۔ حمد ہو جتنی تہوڑی ہے۔ رحمت اس کے
رسولوں پر۔ پاک نبی ﷺ پر۔ اور ان کے سب یاروں پر آل اور سب گہر والوں
پر۔ رحمت والے مولیٰ کی ۔

مستِ الست کی دُعا

بجلی میں چمکنے والے۔ چاند میں جھلکنے والے رات کے اندھیرے۔ سورج کی روشنی، آسمان کی بلندی، دریا کی روانی۔ جنگل کی سنسانی۔ دلگیری و دلداری کے مالک، عرش کی اقامت میں جداؤں کے گھر لینے میں خدا۔ ہم تیرے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں اگر تو عرش پر ہے۔ ہم کو سربلند کر۔ فرش میں ہے تو وسعت و ثابت قدمی عنایت فرما۔ دل میں ٹھکانا ہو تو اس کو اپنے رہنے کے قابل بنا دے رگ جان میں ہو تو خون میں اپنی شان اور آن بان کا جوش پیدا کر۔ اگر تو ہر جگہ ہے تو ہم کو بھی ہر جگہ پہنچا۔

تو عالم ہے۔ اپنے علم کا حصہ ہمکو بھی دے۔ رازق ہے ہمارے ہاتھوں سے رزق بانٹ۔ رحمٰن ہے رحمت نازل فرما۔ قہر و جبر کی تلوار ہمارے دشمنوں کے ہاتھ میں نہ دے۔ خیر کو وسعت دے کر شر سے بچا۔ ہماری آنکھ بن تجھ سے دیکھیں کان بن تجھ سے سنیں۔ زبان میں تو ہی بول۔ ہاتھ سے تو ہی کام کر۔ تو بعید ہے تو قریب آجا قریب ہے۔ تو اقرب ہو جا۔ اقرب ہے تو "نحن اقرب" کا حجاب بھی اٹھا دے پھر ہم اور تو کا لفظ بھی فنا ہو جائے اور فنا کو بھی ایسا فنا ہو۔ کہ ازل سے ابد۔ عدم سے نمود۔ نمود سے عدم۔ جہاں تلاش کریں۔ اس کا وجود لبصارت و بصیرت کو نظر نہ آئے۔ اے حمد و ستایش کے قابل خدا۔ تو خدا آ۔ تاکہ ہم تیری تعریف کریں تیری تعریف اور تیرے رنگ برنگ کے ناموں کی تعریف تیرے اچھے اچھے کاموں کی تعریف او گاڈ۔ یورپ کے منکروں کا انکار اقرار سے بدل دے ان کے سیلے دل کو روحانی تسلی کی اکیشا۔ مگر وہ بھی نمبرون عنایت فرما۔

ہے پیر پھو پرشو تم پرم آتما۔ اگر تو نرگن ہے ہمکو سگن بنا دے۔ نراکار ہے

تو ہماری موہوم مشکلیں بھی مٹا دے یگن بن جا بسا کار ہو جا۔ اور اپنی پریم شکتی کو دنیا میں پرگھٹ کر۔ ہم کس سے فریاد کریں۔ تیرے سوا کس کو دیکھیں اے مکہ کے سیاہ پوش مکان پر خاص نظر رکھنے والے۔ اے صلیب کی صورت کو عزت دینے والے۔ اے ہر دوار کے دوارے رہنے والے۔ تجھ کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ تو ہی ہے اور کوئی نہیں تو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا اور یہ جو کچھ ہے کچھ بھی نہیں تو ہی تو ہے۔ اور بس۔ تو دیکھتا ہے۔ مگر ہم بھی دکھانا چاہتے ہیں تو سنتا ہے مگر ہم بھی سنانا چاہتے ہیں۔ سن اور دیکھ۔ امیدیں ڈوب رہی ہیں۔ ارمان مچل رہے ہیں۔ ماتم برپا ہے۔ نوحوں کا شور مچ رہا ہے۔

یہ ملک ہندوستان اسکو تیری امان فساد و خونریزی قحط و بیماری کاہلی و بے کاری سب آفتوں سے جو زمین کی ہوں یا آسمان کی مشرق کی ہوں یا مغرب کی۔ دین کی ہوں یا دنیا کی حفاظت دے۔

مسلمان بے یار و مددگار مسلمان غریب ولاچار مسلمان کسی زمانہ کے تاجدار مسلمان وہ جو بھوکے سوتے ہیں بھوکے بیدار ہوتے ہیں۔ وہ جو ٹھکرائے جاتے ہیں جن پر رونے والے بھی ہنستے ہیں۔ خداوندا تیرے پیارے محمد صلعم (ہم اس نام پر فدا ہو جائیں) کے پیارے مسلمان آج زمین و آسمان میں ان کا کہیں ٹھکانا نہیں نرم غالیچوں کے بدلے خاک کے بچھونے پر پڑے ہیں مگر اب بھی گردش کو چین نہیں۔ وہ اس سے بھی گئے گزرے۔ ذلت کے گڑھے میں ڈالنا چاہتی ہے تو ان کی حمایت کر۔ صدقہ مدینے کی گلیوں کا۔ صدقہ اس خاک کے ذروں کا جو تیرے رسولؐ کے قدموں سے پامال ہوئی۔

اے مشکلوں کے حل کرنے والے اپنے دیوانے مستانے صوفیوں کو اپنے اشارہ چشم سے آمادہ کر کہ وہ اپنے بے کس و بے بس مسلمانوں کی دستگیری کو کھڑے

ہوجائیں۔ پہلے ان کے سلسلوں کو اکٹھا کرتا کہ انکی قوت مجتمع ہو۔ اور وہ ظاہری مرحلے بھی اسی اجتماع سے طے کریں۔ جس طرح باطن کے مقامات اجتماع حواس وخیالات سے طے ہوتے ہیں۔

دعائے بیقراری
دل آشفتہ کی پکاوزاری

رمضان المبارک ۱۳۳۱ہجری کی اکیسویں تاریخ کو منزل گاہ حلقۂ المشائخ میں امیرالمومنین مولی علی کرم اللہ وجہ کا سالانہ عرس تھا۔ یہ دعا چند گرم فقروں کے اضافہ سے مانگی گئی تھی مگر وہ فقرے اس میں نکالدیئے گئے،

الٰہی تجھ سے کیونکر مانگیں۔ دل کو قرار نہیں۔ طبیعت کو یکسوئی نہیں زبان میں گویائی نہیں۔ پہلے قرار دے اطمینان عطا فرما۔ بولنے اور مانگنے کی طاقت مرحمت فرما۔ تاکہ کہیں سانس کی خیر آس کی خیر اور اسکی خیر جسکی دم شماری کا وقت آگیا۔ دل کی حرکت بند ہوجائے تو انسانی مشین رُک جائے۔ مگر ایسی حرکت سے بچا جو درجۂ اختلاج کو پہنچ گئی ہے۔ جب ذرا صحت پر آئے گا تو پکاریں گے اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّنَا اے پروردگارا وہر جگہ حاضر۔ آج کی رات کا صدقہ۔ ہماری دعا کو سن۔ یہ وہ شب ہے جس میں تیرے شیر۔ تیری تیغ اور تیرے کلمہ۔ علی مرتضٰے کی یادگاری کا سالانہ جلسہ منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہوئے ہیں۔

برادر رسولؐ۔ زوج بتول، پدر فرزندان ملول۔ رموز اسرار کے خرقہ پوش عیب کاروں کے پردہ دار۔ حیدر کرارؓ شہسوار کارزار۔ ان داتا من داتا۔ تجھ پہ سلام اور اس برکت والی روح پر سلام جسکے وسیلے سے دنیا کی اس شب تار میں خدائے برتر سے دل و جان کا اجالا مانگا جاتا ہے۔ ❊

اللہ میاں! تم دیکھتے ہو۔ بجلی کی روشنیوں سے آنکھوں پر۔ انجن کی چیخوں اور توپ کی گرجوں سے کانوں پر۔ الحادی فلسفہ کی دلیلوں سے عقل و حواس پر حملے ہو رہے ہیں۔

نور علوی کو ظاہر کر۔ تاکہ برقی رو مانند ہو حیدری نعرے کو بلندی دے جس سے عارضی آوازیں پست ہوں۔ علوم ربانی کے باب کھول۔ جو عقل و حواس اپنی ہستی کو بچائیں۔ آمین اے رب العلمین آمین۔ اے قبول کر سکنے والے یہ کون ہے جو پوچھتا ہے۔ کہ علی مرتضےٰ کی روح یہاں کہاں؟ جس پر سلام بھیجتے ہو۔ بے تار کی برقی اشارات کی طاقت کو نہیں دیکھا۔ اس الہ سے بڑھ کر ہم کو ہنر یاد ہے۔ ہم جو چاہیں کہیں اور ان کو سنائیں۔

اے بے کسوں اور لاچاروں کی پناہ! ہماری مرادوں کو پورا کرنیوالے ہم کو اپنے در کے سوا کسی اور کے آگے نہ جھکا۔ معاش کی طلب میں در در کی ٹھوکریں نہ کھانے دے۔ اپنے غیب کے خزانے سے رزق عنایت کر۔ ہے اولادوں کو ایسے فرزند مرحمت فرما۔ جو دین اسلام کے سپوت ہوں۔

اور مجھ موجود بے وجود کو بھی توفیق دے کہ زمانہ کے فیشن اور نمایشی نفاق آمیز اعمال سے محفوظ رہوں۔ جو کچھ کہوں وہی کروں۔ اور تیری رضا کی حد سے آگے نہ بڑھوں ؛
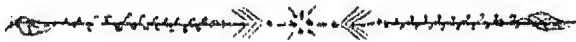
بھگت کے بس میں آ بھگوان

یا رحمٰن یا سجن

تیری سمرن جپوں آگے سیس دھروں کیسے بھگتی کروں

اے بھگوان اے سجن اے رحمٰن

موسےٰ کے زمانہ کا چرواہا ہوتا۔ تجھ کو اپنے گھر بلاتا۔ پاؤں دباتا۔ سر دباتا۔ ٹھنڈا ٹھنڈا دودھ پلاتا۔ تو سوتا تو پنکھا جھلتا۔ تو سنتا تو گانا گاتا۔ روتا رلاتا جاتا تو روکتا۔ پیروں پڑتا۔ ہاتھ جوڑتا۔

داتا تو کہاں ہے۔ میرے من کی بپتا کے دیکھیں ہار مولی مولی۔ سن الجھنوں میں ہوں۔ گردشوں میں ہوں۔ بے قراری دیکھ۔ آہ وزاری دیکھ اشکباری بھی۔ آنسو دے ان میں نہاؤں۔ سوزش دے تڑپوں۔ لوٹوں۔ تجھ کو پاؤں۔ بلال کا دل دیدے۔ در آستان پر سر ٹکراؤں۔ عزت تجھ سے ہے۔ ذلت تجھ سے ہے۔ راحت تجھ سے ہے۔ میرے پربھو بھگوان اپنے بھگت کے بس میں آجا دے جا۔ دلا جا۔

یہ رات کیونکر کٹے۔ تو یاد آتا ہے۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اپنے داس کو درشن دے روپ دکھا جلوہ افروز ہو۔ آنکھ بے ہوش۔ اور من سنتوش ہو۔ کس کا بلفتان

کیسا ایران تیری رحمت کا چشمہ اور اس میں اشنان اسی میں ہیں دونوں جہان۔
رین اندھیری، بدلی کالی۔ رستہ بھاری۔ دشمن سر غفلت دل میں۔ ہاتھ پکڑ بھگوان میں قربان تجھ کو دیکھوں، اور نہ دیکھوں کوئی۔ سب ہوں گم۔ تو کہے گر قُم۔
شوکت والے طاقت والے۔ توپوں اور سنگینوں والے۔ زخموں اور مرہم والے۔ دکھ کے کرتا سکھ کے سروپ۔ تیرے ہو کے تیرے پیاسے یہ ہے اچھا تو ہو پاس۔
پھول بھی تو اور خار بھی تیرا۔ نور بھی تو۔ اور نار بھی تیری۔ آنکھیں میری سب کچھ تیرا۔ اور نین کے اندر ڈیرا تیرا۔ بس میں آ بھگوان۔
سر ہے حاضر کھینچے کٹاری۔ عشق کی اگنی چتا ہماری بست پکاریں۔ ست بنجائیں۔ جز کو تیاگیں۔ کل ہو جائیں۔ تیر پہنچیں مکہ دیکھیں بیچ سمندر جھنڈا گاڑیں مہدی، باپو کو بخشیں گرجیں۔ ان کے آگے چل کے کڑکیں۔ تیر چلیں سب سینوں پر۔ دشمن چھدے سنگینوں پر۔
تو ہولیں میں سب ہوں بس میں۔ حسن نظامی کس کا بندہ ہے۔ وقت کٹھن ہے اٹکا پھندا بھگتی اپنی من کو دے بھارت سبوا سب کو دے بس میں آ بھگوان۔
تیرے نام کو پرنام یَا ذِی الْعِزَّۃِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ الْاِکْرَامِ ٥
تو اگر عہد وفا پائندہ کے میرا ہو جائے سارے ملکوں کے اُجالو تیں اندھیرا ہو جائے

حروف کی دُعا

الف تو آگے بڑھ اور کُنْ کہنے والے داتا کے سامنے ہمارا وکیل بن کیونکہ تو بھی ایک و یکتا ہے۔ نقطہ و پہلو سے پاک ہے اور ہمارا مخاطب خدا بھی وحدہٗ لاشریک اور غیریت سے پاکیزہ ہے۔

مولی۔ ہم حروف ہیں۔ تیرے معانی کی امانت سینوں میں رکھتے ہیں۔ تو نے ہم کو ازل کے مخفی قلم سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارے اجسام کو وہ روح دی ہے کہ ظاہر میں بے حس و حرکت و بے جان نظر آتے ہیں۔ مگر درحقیقت زندہ ہیں۔ اور ہم کو نظر غور سے دیکھے تو اسکو بھی زندہ کر دیتے ہیں۔

تو نے ہم کو وہ زبان دی ہے جو خاص تیری بول چال میں کام آتی ہے۔ یعنی یہ کہ بغیر بولے اور بغیر لب ہلائے بات ادا ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے اس کا مطلب سمجھ لیتے ہیں۔

انسان روزمرہ کتابوں۔ اخباروں اور خطوں میں ہماری باتیں سنتا ہے مطلب سمجھتا ہے۔ مگر یہ نہیں سوچتا کہ یہ کیا بھید ہے۔ کہ حروف منہ سے کچھ نہیں کہتے لیکن جہاں آنکھ کے سامنے آئے اور خود بخود ان کا مطلب ذہن میں آنے لگا۔ کانوں کو ان کی آواز سُنائی نہیں دی مگر دل و دماغ میں ان حروف کا مطلب چلا گیا

خدایا ایسے آدمی پیدا کر جو ہمارے پراسرار وجود کا اصلی مطالعہ کریں اور ہمارے ذریعہ **تو ان کو مل جائے** اور جب تیرا ان کا وصال ہو تو اس خوشی میں ہماری مراد بھی پوری فرما۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم کو نااہل لوگوں کے قلم سے بچا۔ اپنے نافرمانوں کے قبضے میں نہ دے۔ جو ہم کو تیرے وجود واحد کے انکار میں استعمال کریں۔

پروردگار ہم عربی حروف ہوں یا سنسکرت۔ انگریزی یا فارسی۔ چینی ہوں۔ یا جاپانی اس لئے ہیں کہ ہم سے تیری وحدت کے مضامین لکھے جائیں۔ نہ کہ تیری دشمنی اور مخالفت کی تحریریں ہمارے پرزوں سے تیار ہوں۔

آؤ حرفو! برزخ توحید کے قرطاس ابدی پر صف آرا ہوں عین کی توپ سے غین پر گولہ باری کریں تاکہ غیر فنا ہو جائے اور وحدت کو مقام بقا حاصل ہو۔ اٰمین رَبَّنَا ثُمَّ اٰمین +

موسمی دُعائیں

(۱)

تیرے نام سے شروع۔ اے شفقت رحمت والے سارے آدمیوں اور سب کے پالنے والے سارے سب کے بادشاہ اے سب کے معبود۔ پراگندہ دلوں کے وسوسوں اور شریر خناسوں کے پھندوں سے محفوظ رکھ۔ جو گمراہ کرنے کے لئے بہکاتے رہتے ہیں۔

جی بے کل ہے اسکو کل دے آنکھیں خشک ہیں ان کو اپنی محبت کے آنسو مرحمت فرما۔ خوش قول بنا خوش عمل بنا خوش وقت بنا۔ دشمن زیر ہوں حاسد خوار ہوں۔ بدخواہوں کی رسوائی ہو آزار دہندے زار و نزار ہوں آمین ربّنا آمین

پاک روزی عنایت کر وہ مشکلیں دور ہوں۔ جو کسب حلال میں حارج ہیں غیب کے خزانے کھول۔ جن کے ہاتھوں سے دلوانا چاہتا ہے۔ ان کو ہمارا بنا دے۔ آمین ربّنا آمین۔

عزّت و آبرو مرحمت کر۔ اپنے سوا کسی کے آگے جھکنے نہ دے۔ مذہب۔ ملک قوم خاندان سب کی لاج رکھ ذلّت و رسوائی سے بچا۔ آمین ربّنا آمین

بے گھروں کو گھر دے بے زروں کو زر دے۔ شادیاں ہوں خانہ آبادیاں ہوں میاں بیویوں میں میل جول ہو امن ہو۔ سکھ ہو اچین ہو سب گھر بہشت بن جائیں بے اولادوں کو اولاد دے۔ نہ بجھنے والا چراغ دے۔ ماؤں کی گودیں بھریں سنسان ویرانوں میں نیک بچوں کی رونقیں ہوں۔ آمین ربّنا آمین

بیماروں کو صحت ہو۔ بلائیں دور ہوں دبائیں دور ہوں آہ کے بدلے واہ ہو

غم کے بستر طے ہو جائیں درد والم کافور ہوں۔ آمین ربّنا آمین۔
مقدموں میں کامیابیاں ہوں حق فتح پائے بے گناہوں کو قید سے رہائی ہو، ٹل جائے اگر ناگہانی آئی ہو۔ آمین ربّنا آمین۔

(۲)

رَبَّنَا! رَبَّنَا!! رَبَّنَا!!!

نافرمان بندوں کے معبود۔ بیکسوں کے سہارے۔ لاچاروں کے چارہ کار۔ پروردگار یہ ہاتھ تیرے آگے پھیلے ہیں۔ یہ کچھ امید سے دراز ہوئے ہیں۔ ان کو تجھ پر ناز ہے کیونکہ تو بندہ نواز ہے۔ ان ہاتھوں کی خطا نہ تھی جو تیرے سوا غیروں کے دروازے پر دستک دیتے رہے قصور نفس کا تھا جو بہکا کر دربدر کی ٹھوکریں کھلاتا پھرا اب تیرا دروازہ مل گیا ہے۔ آستانہ کی چوکھٹ پر جھکے ہوئے شرمندہ سر کی لاج رکھ لے یہ پیشانی تیرے سرکش بندے کی ہے جو عاجزی سے خاک پر پڑی ہوئی ہے۔
رحم کرنے والے خطا پوش داتا۔ ہم تیرے ہیں۔ تو ہمارا ہے۔ تجھ سے نہ کہیں تو کس سے کہیں۔

طاعون نے قحط نے، مفلسی نے خود غرضی نے اور ریاکاری نے۔ جھوٹی عزتوں کی حرص وہوس نے تیرے بندوں کو کہیں کا نہ رکھا اپنی رحمت کی کمند میں اسیر کر لے۔ اپنے کرم کے حصار میں بچا لے۔

صدقہ اس گیسوؤں والے حجازی کا جسکی یاد وَاللَّیْل کے پیارے لفظ میں کیجاتی ہے صدقہ ان نورانی مکھڑے کا جسکو والضحیٰ کا خطاب ہوا۔ اس کا طفیل جو بے قرار سمندر کے کنارے مستغرق پہاڑوں کے بیچ میں یثرب کی خوش نصیب زمین پر کملی اوڑھے تیرے نام کی منادی کرنے آیا تھا۔ اس پتھر کا صدقہ جو تیری محبت میں سات دن کے بھوکے پیاسے پیٹ پر باندھا گیا۔ واسطہ ان چھالوں کا

جو بنت رسول کے ہاتھوں میں چکّی پیسنے سے پڑے۔ وسیلہ اس پیاس سے حلقوم کا جو کربلا کی تپتی زمین پر ستم کی چھری سے کٹ گیا اور ان تلواروں کا جو تیرا نام بلند کرنے کو اٹھائی گئیں۔ ان گھوڑوں کا جو تیرے دشمنوں کی صفوں میں ہنہناتے ہوئے ٹاپیں مارتے ہوئے۔ کف برساتے ہوئے گھس گئے۔ حرم حجاز کا صدقہ مدینے کے در و دیوار کا صدقہ۔ سسکیاں بھرنے والے ستون کا صدقہ اور اس پیار کا صدقہ جس سے فراق زدہ لکڑی کو تسلّی دی گئی۔ اس منبر کا صدقہ جہاں تیرا منزل تھا مدثر تھا۔ اس ہریالے گنبد کا صدقہ جو تیری شمع سراج منیر کا فانوس ہے ان جالیوں کا صدقہ جن کے اندر رکھا ہے۔ آہ رکھا ہے۔

فریاد ہے مولی دہائی ہے۔ مولی سن لے مولی، دیدے مولی۔ اپنا بنا لے ایک کر دے۔ اور نیک کر دے۔ اللھم آمین ثم آمین۔

بیماروں کو شفا بے اولادوں کو اولاد بے روزگاروں کو روزگار بیقراروں کو قرار امتحان دینے والوں کو کامیابی۔ مقدمہ والوں کو فتحیابی۔ مقروضوں کو سبکدوشی ؎

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(۳)

غریبوں کے درد مند خدا ہم کو خس کی ٹٹی اور نہ خانوں کی ٹھنڈک درکار نہیں ہے اپنی رحمت کی خنکی مرحمت کر اور گرمی کے موسم کی بلاؤں سے بچا۔ گرم زمین کی حرارت سے ہمارے دماغ کو محفوظ رکھ جبکہ ہم تیری دی ہوئی روزی کمانے کے لئے اور بال بچوں کو پالنے کے واسطے دھوپ میں چلتے پھرتے ہیں۔ لو سے سرسام سے اور گرمی کے کل آلام سے حفاظت دے۔

علی گڈھ کالج کی پیچیدگیاں دور ہوں۔ حاجی نواب سکریٹری دلیری اور حقانیت سے کارگزاریاں دکھائے۔

ندوۃ العلما کا انجام بخیر ہو۔ موجودہ خلفشار آسانی سے رفع ہو جائے علم دین کا بول بالا رہے۔

ہندو مسلمانوں کی تازہ کوشش اتحاد میں برکت ہو۔ دونوں کے دلوں کو خلوص عطا فرما۔ ذات کی رنجشیں اور خود غرضیاں بیچ میں نہ آنے دے۔

لارڈ ہارڈنگ کی سلامتی ہو۔ ان کو توفیق دے کہ ہندوستان میں عدل و انصاف برقرار رکھیں۔ گوروں کالوں کو برابر سمجھیں۔

اخباری دنیا میں اتفاق دے۔ ہر ایک کو حوادث ناگہانی سے بچائے رکھ اور اپنے فضل کا سایہ ڈال تاکہ وہ حقیقی صداقت سے اپنے بندوں کی خدمت کریں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آنسو بھری آنکھ کی التجا

میرے مالک پچھلی رات ہے۔ سب سوتے ہیں تو جاگتا ہے۔ میں جاگتی ہوں تو سامنے کے آسمان میں ہے۔ یا خود میرے اندر کے مکان میں ہے۔ جہاں ہے میری التجا کو سن۔ صبح کا نور چمکنے سے پہلے تاروں کی روشنی چھپنے سے بیشتر پرندوں کی نغمہ خوانی سے قبل میری مراد مجھ کو دے۔

یہ سامنے تیرے اجمیری پیارے کا سفید گنبد ہے۔ اس کلس پر اپنا دیدار دکھا۔ اسکو طور بنا اور مجھ کو موسوی بصیرت دے۔ اور تو جلوہ افروز ہو۔ آنسو کا پردہ تیار ہے اور کوئی دیکھنے نہ پائیگا چپکے سے اس کے اندر آجا تاکہ تجھ کو اپنی بپتا سناؤں۔ کلیجے کے زخم کھول کر دکھاؤں۔

دن بھر ان بے قراروں کی دید میں گذر گیا۔ جو اجمیری وسیلہ گاہ میں تجھ کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے۔ ایک کہتا تھا۔ الٰہی قرض کے بوجھ نے پیس ڈالا اسے

کے صدقہ میرے بازو ہلکے کر۔ دوسرے کی فریاد تھی مولانا گہائی بلانے گھیلیا
کے ہاتھ سے اس آفت کو دور فرما۔ تیسرے کی فریاد تھی۔ گود خالی ہے۔ بے
ہے۔ اولاد کے لئے جی ترستا ہے۔ ارمان کا باغ اجڑا جاتا ہے۔ خواجہ کے
ہیرا دامن بھر دے۔ چوتھا مرض جسمانی میں مبتلا تھا۔ روضۂ خواجہ سے سر
تھا اسکی بھی تجھ سے آس تھی اور خواجہ کے در کی ڈھارس پاس تھی۔

پانچواں رزق کا بھوکا۔ ہاتھ خالی۔ پیٹ خالی۔ خواجہ کے دروازے پر تجھ کو
تھا اور روٹی کا ٹکڑا مانگتا تھا۔ چھٹا آتش عشق میں جلتا تھا آہ شرربار کھینچتا
خواجہ پر مایوسانہ ہاتھ مارتا تھا کیونکہ اسکو یقین تھا کہ غلاف خواجہ کے اندر تیرے
جانیکا راستہ ہے۔ اور تیرے پاس جاکر شربت وصل کا جام میسر آسکتا ہے۔
ساتواں کچھ اور کہتا تھا۔ دیوانہ تھا مستانہ تھا۔ کائنات اور ہستی موجودات کے
اور اس کے گورکھ دھندے کو نادانی کی انگلیوں سے سلجھا کر الجھا رہا تھا۔
نہیں کیا کیا بڑبڑا رہا تھا۔
اتنے نظاروں سے تھکی ماندی اپنی عاجز بندی چشم اشکبار کی التجا پر رحم کر دے
سب کی مرادوں کے ساتھ جن کا ذکر اوپر آیا ہے میری درخواست بھی قبول فرما۔

جھولی والے فقیر کی بھیک

تو ہی جانتا ہے رمضان میں کونسی رات ہزار راتوں کی برابر ہے۔ کسکو تو نے
ب قدر عطا فرمایا ہے۔ مجھ کو ہزار لاکھ یا سو پچاس سے غرض نہیں۔ میں اس کی
زاہ نہیں کرتا کہ وہ رات خطاب یافتہ ہے یا نہیں اسکا شوق بھی نہیں ہے۔ کہ
ملائکہ اور روحوں کی ملاقات والی شب میسر آئے۔

میں تو اے بڑی اور اونچی چوکھٹ والے بادشاہ تجھ کو مانگتا ہوں۔ تیری آرزو میں سر شام سے نہیں سویا۔ چاہے تو رمضان میں مل یا شوال میں۔ رمضان کے عشرۂ آخرہ میں جلوہ افروز ہو یا پیچ کی اور کسی رات میں۔ مجھے اس سے کچھ بحث نہیں۔ میں ہر حال میں راضی برضا ہوں۔

قربان اس دروازے کے جس پر چشم لاہوت کو باقی نوشتہ نظر آتا ہے دل کہتا ہے میں جبروتی ہوں۔ روح کہتی ہے میں ملکوتی ہوں۔ ہاتھوں کا اصرار ہے ہم ناسوتی ہیں۔ تو کیوں نہ اس دروازے کے راز کو عالم ناسوت میں فاش کر دیں کب تک اقلیم ہاہوت پردۂ خفا میں رہے گی۔

مگر نہیں۔ میرے باپ۔ میرے امام میرے مرشد اوّل سیدنا علی سلام علیہ نے تو وعدہ کر لیا تھا کہ راز کو مخفی رکھوں گا۔ تو مجھ کو کبھی یہ رمز ظاہر نہ کرنی چاہیئے اچھا تو اے وہ جس کے پاس جانے کے لئے ہاہوت جیسے گم اور گم کرنے والے دروازہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ دور سے میری آواز سن۔ میں ناسوت کے عالم خواہشات میں ہوں۔ وہیں سے پکارتا ہوں۔ پانچ پردوں کی دوری ہے مگر جانتا ہوں کہ تو وہاں بھی سن لیتا ہے۔ ناسوت میں ہوں اس کے بعد ملکوت ہے جبروت ہے۔ پھر لاہوت ہے۔ پھر ہاہوت کا دروازہ ہے مگر تو سب میں ہے اوّل بھی آخر بھی۔ لاہوت میں بھی۔ ناسوت میں بھی۔ لیس تو میری سن۔ میں اپنے سر کو تیری چوکھٹ پر جھکاتا ہوں۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ یہ میرے دونوں ہاتھ کنڈی کھٹکھٹاتے ہیں۔ تو بخشش اور کشایش کے دروازے کھول۔ جب تو دیتا ہے اور دے سکتا ہے تو مجھ کو دے۔ جب تیرے ہاں کسی بات کی کمی نہیں تو میرے لیئے دیر کیوں ہے۔ دست رحمت بلند کر اور بندہ فقیر کی جھولی میں کچھ ڈال دے یہ جھولی والا فقیر گھر بہ گھر نہیں جاتا اسی دروازے پر آتا ہے۔ اسی پر آیا ہے اسی پہ۔

آتا رہے گا کسی نے کہا وہ لوالہ دینے کے بہانے سے اپنے مشتاقوں کو دیدار دکھلا دیتا ہے۔ اور یہ شعر پڑھا۔ ؎

آمد بروں زخانہ چو آواز ما شنید
بخشیدن لوالہ گدارا بہانہ ساخت

تو یہ بھکاری بندہ بھی صدا لگاتا ہے بھیک کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ دروازے کے فقیر کو مایوس نہ کر وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ کا خیال رکھ اور میری جھولی میں خیرات ڈالنے کے لیئے دروازہ پر آجا۔ تاکہ میں رمضان کے روزے۔ تراویح۔ نوافل شب بیداریاں غرض تمام نیکیاں جو میں نے اور تیرے سب بندوں نے کی ہیں تجھ پر قربان کر کے پھینکدوں۔ اور پھر تیرے قدموں کو پکڑ لوں۔ اگر وہ نہوں اور یقیناً نہیں ہیں کیونکہ تو اعضائے جسمانی سے پاک ہے۔ تو اپنے خیال و تصور سے تیری مثالی پاؤں بناؤں انکو چوموں۔ ان پر سر لگاؤں آنکھیں ملوں اور جب تک تو میری جھولی نہ بھر دے ان قدموں کو نہ چھوڑوں۔

رمضان کے روزہ دار فقیر کی آواز سن جو کہتا ہے

میری جھولی بھر دے
میرا چنبل بھر دے

تیری جنت کی خیر	اسکی فرحت کی خیر	شاخ طوبیٰ کی خیر	حور حمرا کی خیر
ٹھنڈی نہروں کی خیر	اجلی لہروں کی خیر	تیرے جلوے کی خیر	دید میلے کی خیر

میری جھولی بھر دے
میرا چنبل بھر دے

تیری دوزخ آباد	اس کا برزخ آباد	طوق بھاری آباد	شعلے ناری آباد
قہر و خفگی آباد	طیش و ترشی آباد	گرز و ہنٹر آباد	دکھ کے سنٹر آباد

میری جھولی بھر دے
میرا چنبل بھر دے

تیری کرسی رہے	اسکی لبستی رہے	عرش اعظم رہے	حکم محکم رہے

لوح مخفی رہے　　نقش ہستی رہے　　نور تیرا رہے　　شان اخترِ رہے
میری جھولی بھردے　　میرا چنبل بھردے
تیرے دریا بہیں　　موجیں ہر جا اٹھیں　　کوہ و جنگل رہیں　　چپ کے دنگل رہیں
مرنے والے مریں　　جینے والے جئیں　　عقل والے رہیں　　بھولے بھالے رہیں
میری جھولی بھردے　　میرا آچنبل بھردے

سُنا تیرا فقیر بندہ تیری ہر چیز کی سلامتی چاہتا ہے۔ خیر و شر نور و ظلمت قہر و رحم کا یکساں خیر طلب ہے تو تو بھی اس پر مہربان ہو۔ اور اس خالی جھولی میں ایک غیبی ٹکڑا ڈال دے۔

کعبہ والے خدا کو کیونکر پاؤں

میں اسکو چاہتا ہوں۔ میرا جی اس پر آگیا ہے۔ اسکی یاد مجھ کو ستاتی ہے دید مانگتا ہوں۔ ایک نظر ڈالنے کی ہوس ہے۔ وہ کہاں ہے۔ کس طرح دستیاب ہوتا ہے۔ ہر چیز کوشش سے مل جاتی ہے۔ ہر چیرن نے پڑھتے پڑھتے بی اے پاس کرلیا۔ لال خاں کو مرغبازی کا ہنر آگیا۔ انجن دہلی سے دوڑا تھا کلکتہ پہنچگیا۔ گنگا ہردوار سے بہی تھی بہتے بہتے سمندر میں جاگری۔ سورج طلوع ہوا تو اس نے ہر سوتے کو جگایا۔ چاند غروب ہوا تو تارے چمک گئے۔

میری بیٹی حور بانو نے پاؤ پارہ قرآن شریف کا صبح سے شام تک یاد کرلیا پکانے والی نے آٹا گوندہا تھا اب روٹی پکا رہی ہے۔ مگر میں اسکو کعبہ کی کالی چادر میں۔ مدینے کے سبز غلاف میں۔ اجمیر کے صندل میں۔ دہلی کے نظام الدینؒ میں نماز کے سجدے میں۔ بیوہ کی آہ سرد میں۔ یتیم کی چشم تر میں۔ مظلوم کی

مایوسی میں - ظالم کی خود فراموشی میں ڈھونڈ چکا - ہر دروازہ کی کنڈی بجا چکا آنسو بھی بہائے ہاتھ بھی پھیلائے لیکن اس کا دامن نصیب تھوا - میں نیا گرفتار نہیں ہوں - میری اسیری پرانی ہے مگر اب بھی مجھ کو فریاد کرنی نہیں آتی اسکی نازبرداریاں نہیں جانتا کوئی ہے جو مجھے بتائے کہ میں اسے کیونکر پاؤں -

ادھر جھک رسن بنانے والا بنتا ہے - زخم کھول مرہم کا پھایا خود سامنے آ رہے تیری تلاش ادھور ہی تھی - تیری جستجو کا رخ بے رخ تھا - وہ کعبہ کی چادر میں منہ چھپائے موجود تھا - وہ مدینہ کے سبز غلاف پر صاف جھلک رہا تھا - اس نے تجھے اجمیری صندل میں خوشبو بن کر اور دہلی کے نظام الدینؒ میں سلطان المشائخ ہو کر پکارا - مگر تیرے کان میں سائنس و فلسفہ اور نئے زمانہ کے ہوا و ہوس نے پردے ڈال رکھے تھے - تو اسکی آواز بے صوت کو کیونکر سنتا -

اور حضرت علی مرتضے نے کیا آواز دی - کہ ارادہ کی شکست میں اسکی شکل نظر آ رہی ہے - ہربرٹ سپنسر نے کتاب لکھا اور ہر چیز کا فلسفہ بتا دیا - مگر چھپنے کا وقت آیا تو تاکھا سے مسودہ جاتا رہا - اس وقت اس نے کہا کہ کون تھا جس نے میرے ارادے ا یقینی کوشش کو جلدی پورا ہونے سے روکدیا کیا یہ امر اتفاقی تھا - اگر اتفاقی تھی تو مسودہ پریس میں دستیاب ہونے کے بعد پھر کیوں گم ہوگیا - کیا اتفاقات کو میرے ساتھ ضد ہے - شاید اس میں کوئی بھید ہو - ممکن ہے اسکا اختیار کسی طاقت کے ہاتھ میں ہو - وہ کون ہے - کیا خلقت اسی کو خدا کہتی ہے -

اگر یہ سچ ہے تو میں اسے کیونکر پاؤں - البیلی طوائف کو دیکھو عمر بھی چھوٹی صورت بھی انوکھی - لباس بھی طرحدار آواز بھی قیامت - گانے کا ڈھنگ بھی مگر اسکو کوئی بھی نہیں پوچھتا - مجرے کو کوئی نہیں بلاتا - تو یلی جان کالی بھونڈی برس کی عمر پھٹی ہوئی آواز ناچنا آئے نہ گانا لیکن ہر شخص کی زبان پر اس کا چرچا

یہ اثراد ریے اثر ہی کس نے پیدا کی۔ اس نے جسکو خدا کہتے ہیں۔ اگر بات یونہی ہے
تو سمجھہ کہ خدا ان ہی موقعوں پر پہچانا جاتا ہے۔
استاد شبو کا قصہ بھول گیا۔ خون کے مقدمہ میں گرفتار تہے۔ ثبوت پورا
قانون پھانسی پر لٹکانے کے لیئے آستین چڑھا چکا تھا۔ ہزاروں روپیہ لینے والا وکیل
قلم ہاتھ سے رکھہ کر چپ چاپ کھڑا تھا۔ استاد کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں کہ
جج صاحب نے حکم دیا کہ شبو خاں تم بری کیئے جاتے ہو۔
ختم خواجگانِ چشت پڑھوایا تھا۔ ان کا زیادہ بھروسہ اسی پر تھا۔ گو وکیلوں کے
ختانہ میں دس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ لیکن ان کا دل یہ کہتا تھا۔ کہ یہ ایک سوا ایک
پیہ جو ختم خواجگان چشت میں صرف ہوا۔ بس یہی اصل مقصد اور مفید خرچ ہو
اگر یہ بات درست ہے تو خدا اسی توکل اور بھروسہ کے اندر تھا۔ اور سب
ہری اسباب کو شکست دیکر ختم خواجگان میں نمودار ہونے والا وہی تھا۔ تو
ہتا ہے تو اس طرح اسکو تلاش کر۔
چودہری ہری سنگہ کا دس لاکھہ روپیہ کیوں تباہ ہو رہا تھا۔ قانون کے ہاتھوں
ستاویز کی تحریر کی بدولت وہ کس طرح مایوس ہو گئے تہے۔ رشوت خوار حاکم کو دہ ہزار
پے دینے کو تیار تہے۔ مگر آیت کریمہ کے ایک عمل نے جسمیں صرف ۱۱ روپے
رف ہوئے ان کی جائداد کو بچا لیا۔ ان کو حیرت تہی کہ غیبی ہاتھ کہاں سے نمودار
ہو گیا جس کا تو انہیں گمان بھی نہ تھا۔ لیکن قرآن نے ان کی حیرت کو یہ سنا
دور کیا کہ وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جو خدا پر بھروسہ کر لیتا ہے
وہ اس کا حمایتی بن جاتا ہے۔ اور ایسی صورتوں سے مشکلیں آسان کرتا ہے
جن کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔ پس تو بھی ان ہی کرشموں میں اسے ڈھونڈھ۔
ارمان والی اصغری۔ دولت والی اصغری۔ اولاد کے لیئے پھڑکتی تہی۔ لیڈی

ڈاکٹر حکیموں کے علاج میں پورے اکیس ہزار روپے پانی کی طرح بہا چکی تھی
۔ مگر کیا ہاتھ آیا حسرت و مایوسی

اور سورۂ مزمل کے وظیفے میں کیا خرچ ہوا ۔ صرف اکیس روپے اور
نتیجہ کیا ہوا ۔ چاند سی صورت کا بیٹا ۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میرا اس پر ایمان ہے ۔ اس گوشہ تنہائی میں جہاں زندگی
کے دن کاٹ رہا ہوں یہی شغل رہتا ہے ۔ مگر یہ سب میرے درد کی دوا نہیں ہیں
خون کے مقدمہ سے رہائی ۔ دولت کی کمائی اور بچّے کی ہو ہائی نہیں چاہتا

میرے دل میں ایک اور درد ہے ۔ میری آنکھ کچھ اور دیکھنا چاہتی ہے
میں اس کو پالنے کا خواستگار ہوں ۔ اور علانیہ دید کا طلبگار ہوں ۔ جس کو خدا
کہتے ہیں ۔ جو رب کعبہ کہلاتا ہے ۔ ابابیلوں سے ہوائی جہازوں اور کنکریوں
سے توپ کے گولوں کا کام لیتا ہے ۔ جو اپنے نام کے گھر بنواتا ہے ۔ ان کی عزت
و حرمت کراتا ہے ۔ مگر سکونت مکانی سے انکار ہے ۔

وہ جس نے کشمیر کے گلزاروں ۔ پہاڑوں شملے کے خنک آبشاروں ۔ سوئٹزر
لینڈ کے سہانے نظاروں کو چھوڑ کر حجاز کے سوکھے جلتے بھلستے کوہستان کو
اپنی پسندیدگی کا نشیمن بنایا ۔ اور پروانہ بھجوایا ۔ قرآنی گزٹ چھپوایا ۔ کہ ساری
خدائی میں ایک دفعہ ہر ہمت و طاقت والے شیفتہ پر اس مقام کی دید فرض ہے
میں اسکو مانگتا ہوں ۔ جو عرب کی کھجوروں ۔ کانٹے دار بیریوں ۔ اونٹوں کے
کجاووں کو آم کی ٹہنیوں گلاب کی شاخوں اور موٹروں پر ترجیح دیتا ہے ۔

جس نے اپنے نام کی قسموں کو رب کعبہ کے لفظ سے نامزد کیا ہے ۔ جس
کا اشارہ ہے کہ سب قدا کار کعبہ کے رخ مجھ کو دیکھیں ۔ اور سر جھکائیں ۔

وہ جس نے اقرار نامہ لکھدیا ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے

دعا کرو۔ قبول کروں گا۔

بس میں اسی کو بالکل اسی کو ٹھیک ٹھیک اسی کو پوچھتا ہوں۔ کہ وہ کہیں کر ملے گا۔ تاکہ میں اپنی دُعا کی قبولیت اس سے لوں۔

تو ہی ہے اے خدا

لوہے کے قلم کو لال نیلے آنسو دینے والے۔ لوہے کی توپ کو آگ کی آہ بخشنے والے تو ہی ہے جس کے نام سے ہر چیز شروع ہوتی ہے جس کے پرتوہ سے بڑھتی پھیلتی ہے اور جس کے اشارے سے نابود و فنا ہو جاتی ہے۔

ہر صورت دوسری شکل سے نرالی ہے۔ یہ تیرے شجر قدرت کی ایک معمولی سی ڈالی ہے۔ آدمی آدمی سے جُدا۔ جانور جانور سے جُدا۔ درخت سے درخت علیحدہ۔ پہاڑ ہے۔ تو ہر ایک اپنی صورت میں سب پہاڑوں سے الگ دریا ہے تو وہ بھی اپنے رنگ اور وضع وقطع میں دوسرے دریاؤں سے انوکھا ذرّہ ذرّہ میں فرق و امتیاز ہے۔ واہ مولیٰ تیرا کیا راز و نیاز ہے۔

بولیاں رنگ برنگ کی بنائی ہیں اور ہر بولی میں اپنی شانیں چھپائی ہیں حرفوں کو عجیب عجیب وضع کے کپڑے پہنائے ہیں کسی سے کہا اوپر سے نیچے آؤ۔ کسی کو حکم ملا دائیں سے بائیں کو چلو۔ کوئی بائیں سے دائیں کو ہانکا جاتا تھا۔ کسی کا نام عربی رکھا۔ کسی کو چینی کہا۔ کوئی ہندی ہے۔ اور کوئی انگریزی ہے۔ غرض عجیب ہنگامہ رنگا رنگی اختلاف ہے اور پھر ہر جگہ مطلب ایک صاف صاف ہے۔

آسٹریا کا بوڑھا بادشاہ معلم الملکوت بن کر لاکھوں کروڑوں انسانوں کی

خونریزی کے لیئے تلوار نیام سے کھینچتا ہے، تو پہلے تیرا نام لیتا ہے۔ دلّی کا ناتوان گدا الفت آمیزی کے واسطے قلم ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو پہلے تیرا نام لیکر زبان کھولتا ہے۔

میں کب تک کہوں تو ہی تو، تو کب تک سنے تو ہی تو، کہنے اور سنانے کا وقت ہو چکا۔ اب فعل اور عمل میں جلوہ افروز ہو۔ اس پرانی لفظی حمد و ثنا کے عوض نئی معنوی تعریفیں حاصل کر۔

ذرا تو ہی دیکھ کیسی چوڑی چکلی صاف ستھری سڑکیں آدمیوں نے بنائی ہیں جگہ جگہ سنگی پہرہ دار کھڑے کر دیئے ہیں۔ جو راستہ چلنے والے کو بتاتے ہیں کہ کتنا راستہ طے کیا اور کتنا باقی ہے کچی سڑکیں ہیں۔ پکی سڑکیں ہیں۔ لوہے تک کی سڑکیں بن گئی ہیں۔ مگر بتا تجھ تک کونسی سڑک جاتی ہے۔ تیرا پتہ کس پتھر پر لکھا ہے۔

سمندر کہتے ہیں۔ انکی موجوں اور کف آلود جوش و خروش میں تیرا نشان ہے کنارے آواز دیتے ہیں۔ ہماری بیچارگی و افتادگی میں تیری شان نہاں ہے آہ سینہ سے نکلتی ہے تو کہتی ہوئی چلی جاتی ہے کہ اس خلجان کے اندر تو ہی ہے واہ زبان پر آتی ہے تو تیرا نعرہ مارتی سنی جاتی ہے۔

روئی دھنیئے کے ہاں پاش پاش ہو جاتی ہے۔ اور تیرا گیت گاتی جاتی ہے لوہا آگ میں تپتا ہتھوڑوں سے کٹتا پٹتا ہے۔ مگر تیری سرمدی صورت اور تیری ابدی صورت کو فراموش نہیں کرتا۔

اکیلے خدا یہ تو نے رحمۃ للعالمین کا لقب کس بشر کو دیا ہے۔ وہ سورج ہے چاند ہے تارا ہے۔ یا مٹی کا دیا ہے۔ سراج منیر کس کی شان میں فرمایا ہے اس روشن چراغ تک ذرا ہمکو بھی پہنچا دے۔ ہم بھی اپنے بجھے ہوئے چراغوں کو اس سے

روشن کرلیں - وہ چاند سورج - تارا نہیں - مٹی کا چراغ ہے مگر دوسروں میں اپنی روشنی ڈال سکتا ہے - اس لئے ان سب سے اعلیٰ و برتر ہے - ہم اس کو چاہتے ہیں جس کی زلفیں اندھیری رات کی طرح کالی تھیں جس کا چہرہ صبح نورانی روشنی کی مثل منور تھا - وہ جو خلق عظیم کا درجہ لیکر اس دنیا میں آیا تھا جس نے عیش و راحت تیرے نام پر لٹایا تھا - وہ جو میدانوں میں تلوار کھینچکر نعرہ حق بلند کرتا تھا بڑے بڑے پہلوانوں کو بہادروں کے سینے پر مارتا تھا - تیروں کو چٹکی بجاتے دل و جگر میں اتار دیتا تھا - وہ جو خود بوریہ پر بیٹھتا تھا اور دوسروں کو شاہانہ تخت دیتا تھا - وہ جو کمبل کا کرتہ پہنتا تھا اور اپنے غلاموں کو سلطانی قبائیں بخشتا تھا - جو کالا آٹا کھاتا تھا تھا اور ہمارے لئے پلاؤ قورمے پکوا کر رکھتا جاتا تھا وہ جو راتوں کو جاگا اور ہمارے لئے پاؤں پھیلا کر سونے کا سامان کر گیا - وہ جو تیرے آگے آنسو بہاتا تھا - کہ میری امت کو بخش دے وہ جو بیماروں کی مزاج پرسی کو خود ان کے گھروں پر جاتا - گھر والوں کے ساتھ ہو کر گھر کا کام کرتا - اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا - یہاں تک کہ اپنی جوتی خود ہی گانٹھ لیتا تھا - اپنے کپڑوں میں آپ ہی پیوند لگا لیتا تھا - اس کو تو نے ہمارا آقا - مولیٰ بنایا ہے - اس واسطے ہمارا جی اس پر آیا ہے - ہم کو اجازت دے کہ اس کا ذکر ادب سے کریں - اور پھر کہیں کہ وہ جو لڑکوں تک کو پہلے خود سلام کرتے تھے - غریبوں مسکینوں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے مفلس و بیمار کو حقیر نہ جانتے تھے لاچار بیوہ عورتوں کے سودے بازار سے خرید کر اور اپنے کندھے پر رکھ کر لاتے تھے جنہوں نے کام کے وقت کبھی اسکی پروا نہ کی کہ دور جانے کے لئے سواری موجود ہے یا نہیں - اکثر پیدل یا برہنہ - سر برہنہ چلے جاتے تھے - دینی لڑائی کے سوا کسی پر وار کرنے کی پہل نہ کرتے تھے - اپنے صحابہ سے اس طرح مل جل کر بیٹھتے تھے کہ اجنبی کو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ حضور

کونسے ہیں وہ جو لیٹنے کے لئے بچھونے کا انتظار نہ کرتے تھے۔ اگر بچھونا نہ ہوتا تو بے تکلف زمین پر لیٹ رہتے تھے۔

تو ہی اے خدا اس حبیب کا راستہ بتا۔ اس کا اسوۂ حسنہ دکھا۔ تاکہ ہم سب تیری کھینچی ہوئی لکیر کے فقیر بنیں اور ہماری رفتار تیری اور تیرے بھیجے ہوئے رسول کی رفتار، گفتار و کردار پر ہو۔

دنیا جہان کے حالات معلوم کریں۔ تو سیروا فی الارض کے ارشاد سامنے ہو علمی چرچوں میں آئیں تو طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ کو سامنے لائیں صنعت و حرفت کا خیال ہو تو الکاسب حبیب اللّٰہ ذریعہ بنے سیاست ہو تو وہ جو تیرے رسول نے بتائی۔ معاشرت ہو تو وہ جو تیرے فرستادہ نے بتائی لکھنا۔ پڑھنا۔ بولنا۔ چالنا۔ کھانا پینا۔ رہنا سہنا۔ لڑنا جھگڑنا۔ غرض ہر حصہ زندگانی حصہ لیں۔ مگر تیری اور تیرے رسول کی پیروی سے ایک قدم باہر نہ دھریں۔

بندوں کی دعا

کاغذ کے ناتوان ہاتھوں کو توانائی دے۔ بیجان حروف میں اثر زندگانی بخش ان مٹ تقدیروں کو نہ بدل۔ مگر صبر کی تدبیریں تسلیم و رضا کی لکیریں دل کی تسلی کے لئے بھیج۔ تو نے حجاز کے جھلسے ہوئے بے رونق پہاڑوں میں دو پھول نرگس کے پیدا کئے اور ان پھولوں نے کائنات آخر کی بیمار آنکھوں کو صحت بخشی۔ ہم ان ہی شرمیلی جھکی ہوئی نظروں کو تیرے سامنے شفیع بناتے ہیں۔ ہمارے دین و دنیا کے پہاڑوں میں عیش و راحت کے باغ لگا دے۔

اے خیالوں میں رہنے بسنے والے۔ نگر دانش و عرفان کی تمناؤں کو

بے تاب رکھنے والے اے ہر ذرہ میں موجود مگر آفتاب تحقیق کی نظروں سے مخفی اے ٹوٹے ہوئے دلوں کو نشیمن بنانے والے ہمارے پاش پاش دلوں کو بھی نوازنے آجا اس فطرت کی منتیوں سے جی ڈرتا ہے۔ اپنی بستی میں پناہ دیدے تجھ کو داتا کہیں۔ تجھ کو مولیٰ کہیں۔ تجھ کو داور کہیں تو ہر ہے اور ہر سے آزاد

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محرابؑ حضرت زکریا میں دُعا

بیت المقدس کے سفر جولائی سنہ ۱۹۱۱ء میں مسجد اقصیٰ کے اندر محراب حضرت زکریا علیہ السلام میں یہ دعا کی گئی تھی۔

زکریاؑ کے رب اپنے بندے کی ندا کو رحمت سے سننے والے خدا! جب زکریا نے اس محراب میں بیٹھ کر تجھ سے کچھ مانگا تو نے قول کے موافق چپکے سے مانگا جس کو تو نے سن لیا اور زکریاؑ کے دامن مراد کو گوہر مقصود سے بھر دیا۔

بتا کہ میں ندائے خفی سے پکاروں یا صدائے جہر لگاؤں۔ زکریاؑ عمر میں بوڑھے تھے اور میں قوائے کے اعتبار سے ضعیف ہوں۔ زکریاؑ کو اپنی بیوی کے بانجھ ہونے کا شکوہ تھا اور مجھ کو اپنی قوم کے بانجھ ہونے کی شکایت ہے یعنی اس سے مو کی صفت مفقود ہو گئی ہے۔

زکریاؑ ایک وارث کے آرزومند تھے۔ جو آل یعقوب کے ورثہ کو برقرار رکھے اور خاندان کا نام روشن کرے۔ زکریاؑ اپنے دیگر قرابت داروں سے ڈرتے تھے کہ ولی حقدار کے نہ ہونے کے سبب کہیں وہ بزرگوں کے طریقہ کو برباد نہ کریں۔ میں بھی اے خداوند! وارث کا طلب گار ہوں جو اسلام کے ورثہ کو قائم رکھے۔

لہ اس دعا کے پڑھنے سے پہلے سورۂ مریم کا رکوع پہلا۔ ناظرین دیکھ لیں جب اصل کیفیت آئے گی۔

. و ربڑھائے۔ مجھہ کو بھی اپنے نااہل طریقت والوں سے وہی ڈر ہے۔ جو زکریاؑ کو
نہا۔ زکریاؑ کو اپنی دعا کے قبول ہونے کا یقین تہا۔ میرا بھی ایمان ہے۔ کہ تو دعا
لورد نہیں کریگا۔ تو بس جلدی۔

واردات غیب

میں سے کچھہ میرے دل پر وارکرے۔ میں زکریاؑ کی مثل تیرے ظہور قدرت پر تعجب
نہیں کرونگا۔ میں بھولے بہالے زمانہ کا آدمی نہیں ہوں۔ جو خلاف عادت کسی
بات کو دیکھکر حیرت زدہ ہوجاؤں۔ تیری کرشمہ سازیاں سنی ہیں۔ دیکھی ہیں۔
.کریاؑ کو ایک فرزند کی بشارت دی۔ اس کا نام بھی خود۔ کہا۔ میرے لئے کیسا
رشاد ہے۔ معنوی فرزند کا متمنی ہوں۔ مگر نام تجھہ سے نہیں رکھواؤں گا۔ تیرے
مقبول پیغمبر حضرت ابراہیمؑ کا رکھا ہوا نام "مسلم" کافی ہے۔
برکت والی زمین۔ مقبول محراب صاحب الاحترام مسجد سب آمین کہو۔ آج
ں اپنے رب کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔ بیٹا مانگتا ہوں نسبی نہیں۔ روحانی
ملبی نہیں قلبی۔ ایسا کہ دنیا میں میری خواہش کے موافق خوشی وراحت کو پہیلائے
یحییٰؑ کی طرح گریہ وزاری کرنے والا فرزند نہیں چاہتا۔ یحییٰ کی حالت اس وقت
لے لیئے موزوں تھی آج ہنس مکھ ہشاش بشاش اولاد کی ضرورت ہے۔
اے رب اس محراب میں دعا کرنے والے زکریاؑ کو کفّار نے آرے سے چیر ڈالا
ر تیری دی ہوئی نعمت یحییٰؑ کو خاک وخون میں ملادیا۔ میں اس سے پناہ مانگتا
ہوں۔ دشمن سے زیر ہو کر مرنا گوارا نہیں۔ میرا فرزند میدانوں میں للکارنے
الا ہو۔ توپوں کی گاڑیوں سے کھیلے اور آتش بار گولوں کو اچھالتا پھرے حرارت
ین اسکو گرمائے۔ رافت ملت اسکی بات کو نرمائے۔ حق سے شرماتا ہو

ناحق سے گھبراتا ہو۔ الحاد دہریت کی کھال کھینچنے والا جہل و توہم کی موت تساہلی و کاہلی کا پیام اجل۔ آگے بڑھنے والا۔ اور بڑھانے والا۔ جاگنے والا اور جگانے والا۔ آمین۔

جو بیٹا میں نے مانگا وہ نسبی نہیں ہے۔ میں سب مسلمانوں کا وارث مانگتا ہوں ایسا جو میرے جذبات کا وارث و فرزند ہو۔ چاہے وہ ہند میں پیدا ہو یا کسی ملک میں۔ سیّد کے ہاں ہو۔ یا کسی اور قوم کے ہاں اس سے بحث نہیں مسلم ہونا چاہیئے۔

ہند میں تیرے چند بندے۔ اور بندیاں اولاد کے لئے بے قرار ہیں۔ اس مقبول مقام پر تیری مستجاب جناب میں ان کا پیام پیش کرتا ہوں۔

قدرت والے طاقت والے خدا خالی گودوں کو جیتی جاگتی نیک صالح اولاد سے بہرہ دے اور اپنے اس بندہ عاجز کی دعا مقبول فرما۔

بطفیل اس عزت دار جگہ کے بطفیل حضرت زکریاؑ و جمیع پیغمبرانِ حق کے و بطفیل تقدس اس محراب بزرگ کے محروم نہ رکھ۔ آمین۔

تمّت

طبع ششم

الحمد للہ یہ کتاب مئی ۱۹۲۷ء میں چھٹی بار شائع ہوئی

تیر بہدف دعا

دعائے حزب البحر سینکڑوں برس سے تمام نامور مشائخ وعلما وعام مسلمانوں کے عمل میں ہے جس نے اسکو پڑھا۔ اس کا ورد جاری کیا۔ دونو جہان کی مرادیں حاصل ہوئیں۔

خواجہ حسن نظامی نے اس دعا پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں نہایت مدلل اور دلچسپ طریقہ سے دعا حزب البحر کے فائدے۔ بیان کئے ہیں اور مشائخ ہند سے جس قدر طریقے اس دعا کے ان کو ملے وہ سب اس کتاب میں درج کردئے ہیں۔

غرض ایسے آسان طریقے سے اس دعا کا عمل بتایا گیا ہے۔ کہ ہر شخص گھر بیٹھے اس کا ورد کر سکتا ہے۔ اور دربدر عالموں کے پاس مارے مارے پھرنیکی اس کو ضرورت باقی نہیں رہتی۔

یہی وہ کتاب ہے جس کی نسبت مخدوم عالم حضرت مولانا سید شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے فرمایا ہے کہ خواجہ حسن نظامی کی یہ بہترین تصنیف ہے۔ ان کی کوئی تصنیف اس کی برابری نہیں کرسکتی۔ لہذا آپ بھی اسکو منگوائیے اور پڑھیے۔ اس کا نام **تسخیر مہر و قہر** اعمال حزب البحر ہے۔ اور قیمت دس آنہ (۱۰؍)

کارکن حلقہ مشائخ بکڈپو دہلی سے منگائیے

رسالہ کو یاد کر لیتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ تمام قرآن مجید کے حافظ ہیں۔ اور رسالہ بھی نہایت آسان اور صاف زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور قیمت بھی بہت کم یعنی ۸ر

اردو سبق یہ باتصویر رسالہ تو اس قدر دلچسپ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اس کی تصویریں اور اس کے ہنسانے اور خوش کرنے والے مضامین دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور خوب دل لگا کر بغیر استاد کی تاکید کے پڑھتے ہیں۔ خصوصاً لڑکیوں کو یہ رسالہ بہت ہی پسند آتا ہے قیمت ۸ر تینوں کتابیں اعلیحضرت حضور نظام نے مملکت آصفیہ کے سرکاری مدرسوں میں بطور نصاب تعلیم کے فرمان شاہی کے ذریعہ جاری کرادی ہیں۔

بیوی کی تعلیم یہ کتاب پانچ دفعہ چھپی ہے۔ ضخامت ۱۷۶ صفحے۔ کاغذ چکنا۔ لکھائی بہت کشادہ تاکہ عورتیں اور بچے پڑھ سکیں۔ قیمت ۱۲ر

بیوی کی تربیت۔ ضخامت ۱۲۸ صفحے۔ کاغذ درمیانہ۔ لکھائی چھپائی صاف۔ اسمیں مختلف لوگوں کے بیان ہیں۔ مصنف کی بیوی خواجہ بانو صاحبہ نے حسب ذیل سولہ سوالات اخبارات میں شائع کرائے تھے۔ مشہور عورتوں نے ان کے جوابات لکھے وہ سب اس کتاب کے اندر ہیں ۱۲ر

تین شہید بارہ صفحے کا رسالہ ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ کاغذ اچھا۔ اس میں طرابلس الغرب کے عرب کی شہادت۔ اور ایرانی مجتہد کی شہادت۔ اور مراکش کے عرب کی شہادت کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ مضامین ہیں جن کا غلغلہ جنگ طرابلس کے زمانہ میں ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہو چکا ہے۔ قیمت ۳ر

چار درویشوں کا تذکرہ ۲۷ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی معمولی۔ اس میں اسپینی درویش حضرة ابن عربی اور ہندی درویش حضرت شیخ سلیم چشتی۔ اور یمنی درویش سیدی ادریسی اور مصری درویش سید توفیق بکری کے حالات ہیں۔ قیمت ۳ر

قبروں کے غیبی نوشتے ۵۶ صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی اسمیں نہایت دلچسپ طریقہ سے مزارات کی خیالی لوحیں لکھی گئی ہیں۔ جن کے پڑھنے سے مذہبی و اخلاقی

نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ حسب ذیل لوحیں ہیں۔ (۱) لوح مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (۲) لوح مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض (۳) حضرت علی رض (۴) حضرت بی بی فاطمہ رض (۵) حضرت امام حسین رض (۶) حضرت بی بی زینب رض (۷) حضرت علی اکبر رض (۸) حضرت علی اصغر رض (۹) حضرت بی بی شہر بانو (۱۰) حضرت بلال رض (۱۱) یزید (۱۲) ابولہب (۱۳) ابوجہل (۱۴) ابن زیاد (۱۵) شمر (۱۶) عمر سعد (۱۷) حسن نظامی۔ پہلے قیمت ۸ رتھی اب ۴ رکر دی گئی ہے۔

کم ٹو موت ۱۲۰ صفحے کی کتاب ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ معمولی۔ دوبارہ چھپی ہے اس میں موت کے مضامین ہیں۔ زلیست دنیا کی فنا۔ اور حیات آخری کی بقا سکھانیوالی کتاب ہے جس کا پڑھنا زندہ رہنا سکھاتا ہے۔ حسب ذیل مضامین ہیں۔ دولہا دلہن کی موت سکرات کی ہچکیاں۔ قبر کی اشرفیاں۔ بےچین مردہ۔ موت کی گھڑی۔ سکرات کا الارم۔ اکلوتے کی موت۔ پیر کی موت۔ اور خود موت کو موت۔ اکبر کی موت۔ اجل کی یاد۔ سکندر کا جنازہ زندگی کی ہچکیاں۔ عزت کی موت۔ ٹاٹا کت جہانگی اجل۔ بادشاہوں کا آخری وقت۔ موت کے متعلق ڈپٹی نذیر احمد۔ مولانا حالی۔ نواب محسن الملک۔ مولانا ذکار اللہ۔ نواب وقار الملک مولانا شبلی کے خیالات واقوال۔ بادشاہوں اور نامور لوگوں کے آخری کلمے جو مرتے وقت منہ سے نکلے۔ قیمت عہ ر

مرگ نامہ۔ یہ کم ٹو موت کا دوسرا حصہ ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ درمیانہ۔ تمام مضامین عبرت انگیز اور نہایت موثر ہیں۔ قیمت ۸ ر

شیطان کا طوطا۔ ضخامت ۷۶ صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت دلچسپ کہانی ہے جس میں مغربی تعلیم وتہذیب کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج پُراثر قصہ کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں قیمت ۲ ر

یہ کتابیں ابن عربی کارکن حلقہ مشائخ بکڈپو دہلی سے منگائیے